اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لیے۔ (القرآن)

رہنمائے حج وعمرہ

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ ؕ لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ ؕ
اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَۃَ لَکَ وَالمُلکَ ؕ لَاشَرِیکَ لَکَ ۝

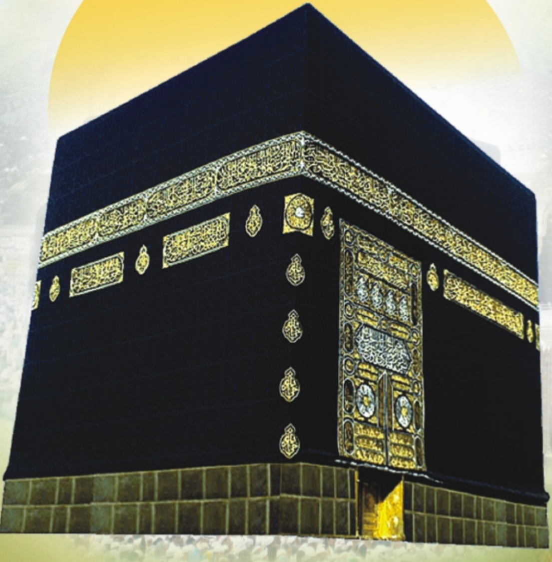

خالد محمود

ایم فل علوم اسلامیہ

جملہ حقوق بحق قرآن آسان تحریک (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں

نام کتاب	....	رہنمائے حج وعمرہ
تالیف	....	خالد محمود ایم فل علوم اسلامیہ
طابع وناشر	....	قرآن آسان تحریک (رجسٹرڈ)، 50 لوئر مال، نزد ایم اے او کالج، لاہور، پاکستان
سرِ ورق	....	عبدالوہاب خالد
کمپیوٹر ورک	....	وقاص شبیر
نظرِ ثانی	....	حافظ احمد نعیم اسلم (رجسٹرڈ پروف ریڈر پنجاب قرآن بورڈ، محکمہ اوقاف)
اشاعتِ اول	....	صفر 1430 ہجری مقدس/فروری 2009ء
اشاعتِ ہفتم	....	ربیع الثانی 1442 ہجری مقدس/جنوری 2021ء
تعداد	....	3000
قیمت	....	-/100 روپے

فہرست مضامین

1	کتاب پر تبصرے	6
2	تقریظ از پروفیسر توقیر سلیم خان	9
3	عرضِ مرتب	11
4	اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر	13
5	فضائل وحرمتِ مکہ مکرمہ وبیت اللہ شریف	17
6	مکہ مکرمہ کے تاریخی مقامات	22
7	حج کی فرضیت وفضیلت	25
8	حج ہر صاحبِ اِستطاعت مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے	28
9	حج مقبول (مبرور) کا بدلہ جنت ہی ہے۔	30
10	حج جلد ادا کرنا چاہیے	31
11	سفرِ حج کی تیاری	32
12	حج کے مناسک سیکھنے کا حکم	32
13	ضروری باتیں	33
14	اِحرام کے لیے مواقیت (اِحرام باندھنے کی جگہ)	35
15	اِحرام کے اَحکام	38
16	مَردوں کا اِحرام	38

17	خواتین کا اِحرام	40
18	اِحرام کی حالت میں ممنوعات	41
19	اِحرام کی خلاف ورزی پر فدیہ	44
20	سفرِ سعادت کا آغاز اور گھر سے روانگی	46
21	عمرہ کا بیان	47
22	عمرہ کی فضیلت	47
23	عمرہ کے ارکان وواجبات	48
24	عمرہ کے اِحرام کی نیت	49
25	تلبیہ	49
26	عمرہ کے طواف کا طریقہ	52
27	مقام اِبراہیم پر دو رکعت ادا کرنا	54
28	آبِ زَمزم	55
29	سعی صفا ومروہ	56
30	نفلی طواف	59
31	حج کا بیان	61
32	حج کی تین قسمیں	61
33	حج بدل	63
34	بچے کا حج	66

35	حج کے ارکان وواجبات	66
36	مناسکِ حج کی تفصیل	68
37	مناسکِ حج کا آغاز	70
38	حج کا پہلا دن ـ 8 ذوالحجہ......منیٰ روانگی	70
39	حج کا دوسرا دن ـ 9 ذوالحجہ......منیٰ سے عرفات روانگی	72
40	وقوف عرفات	74
41	خطبہ حجۃ الوداع (زندگی کا منشور)	77
42	عرفات سے بعد از غروبِ آفتاب مزدلفہ کو روانگی	79
43	وقوفِ مزدلفہ	80
44	حج کا تیسرا دن ـ 10 ذوالحجہ......مزدلفہ سے منیٰ روانگی	81
45	منیٰ میں رمی جمرہ عقبہ (بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا)	81
46	قربانی	83
47	حجامت	83
48	طوافِ زیارۃ وسعی صفا مروہ	84
49	حج کا چوتھا دن ـ 11 ذوالحجہ......منیٰ میں قیام ورمی جمرات	86
50	حج کا پانچواں دن ـ 12 ذوالحجہ......منیٰ میں قیام ورمی جمرات	88
51	حج کا چھٹا دن	89
52	مکہ مکرمہ چھوڑنے یعنی وطن واپس آنے سے پہلے طوافِ وداع	89

53	دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں	91
54	مدینہ منورہ بھی حرم ہے	91
55	مَسجِدِ نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	92
56	ریاض الجنۃ	93
57	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کے آداب	95
58	مدینہ منورہ کی دیگر تاریخی مساجد	96
59	منتخب دعائیں	99
60	روزمرہ استعمال ہونے والے چند عربی الفاظ	116
61	ضمیمہ (ادویات و ضروری سامان)	118
62	مصادر و مراجع	119

سنڈے میگزین
DAILY NAWA-I-WAQT
روزنامہ نوائے وقت

تبصرہ کتب

17 اکتوبر 2010ء

رہنمائے حج وعمرہ

ارکانِ اسلام میں حج کی ادائیگی بہت اہمیت کی حامل ہے اور ہر صاحب حیثیت مسلمان پر یہ رکن فرض ہے۔ زیرنظر کتاب ''رہنمائے حج وعمرہ'' جو خالد محمود صاحب کی حج وعمرہ پر اہم تالیف ہے جس میں انہوں نے نہایت تفصیل کے ساتھ عمرہ اور ادائیگی حج کے حوالے سے سیر حاصل روشنی ڈالی۔ مصنف کو حج کی سعادت نصیب ہوئی تو انہوں نے محسوس کیا کہ حج وعمرہ کے حوالے سے مختلف کتب بازار میں دستیاب ہیں لیکن مختصر اور جامع کوئی نہیں لہٰذا انہوں نے اس سوچ کے تحت اپنے علم وتجربے کی روشنی میں مختصر اور سادہ الفاظ میں اسے تحریر کیا جو کہ حجاج کرام کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ عمرہ ادا کرنے والوں کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوئی۔ یہ کتاب خالد محمود، 397 عسکری۔9، ضرار شہید روڈ، لاہور کینٹ سے بلامعاوضہ منگوا سکتے ہیں۔

بینک دولت پاکستان

خبرنامہ

اکتوبر ۲۰۱۰ | ماھنامہ | شوال المکرم ۱۴۳۱ھ

نام کتاب: رہنمائے حج وعمرہ مصنف: جناب خالد محمود

ارکانِ اسلام میں پانچواں رکن حج ہے، جس کی ادائیگی ہر صاحب استطاعت مسلمان پر ساری زندگی میں ایک بار فرض ہے، لہٰذا حجاج کرام کو چاہیے کہ وہ اس فرض کی ادائیگی کے لیے اس کے مسائل کو اچھی طرح سے سمجھ لیں تاکہ ارکان اور واجبات احسن طریقے سے ادا ہوسکیں۔

زیرتبصرہ کتاب ''رہنمائے حج وعمرہ'' جناب خالد محمود صاحب نے اپنے علم وتجربے اور مشاہدے کے مطابق جامع مختصر اور سادہ الفاظ میں مرتب کی ہے، جس میں مناسک حج اور شعائر اللہ کی تعظیم کے ساتھ ساتھ دینی، اخلاقی اور سفری تربیت کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ کتاب میں مختلف نقشہ جات کے ذریعے رہنمائی نے کتاب کے حسن کو اور بڑھا دیا ہے مثلاً خانہ کعبہ کے اطراف سے داخل ہونے والے عازمین حج کی میقات کہاں ہے، جہاں سے انہیں احرام باندھنا ہے۔ مصنف نے تمام اہم تفصیلات قرآن وسنت کے حوالے سے بیان کی ہیں۔ یہ حوالہ جات ان کی دین کی گہری فہم اور عمیق تحقیق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

یہ کتاب معلوماتی بھی ہے اور تاثراتی بھی ہے، جس کے آخر میں چند منتخب دعائیں اور روزمرہ استعمال ہونے والے ضروری عربی الفاظ کے معنی کا انڈکس بھی دیا گیا ہے، جس سے کتاب کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے۔

ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور

اگست 2011ء • جلد: 33 • شمارہ: 8

کتاب: رہنمائے حج وعمرہ

مصنف: خالد محمود

ارکانِ اسلام میں پانچواں رکن حج ہے جس کی ادائیگی ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ اکثر لوگ اس فریضے کی ادائیگی کیلئے جاتے ہیں تو ان مناسکِ حج کے بارے میں قطعاً لاعلم ہوتے ہیں جو حج کے اہم ارکان ہیں اور جن میں ہونے والی غفلت اس فریضے میں نقص کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ افراد جنہیں اللہ حج کی توفیق دیتا ہے وہ اس فرض کی ادائیگی کے مسائل کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

خالد محمود صاحب نے اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے میں آنے والی باتیں اور مسائل حج پر قلم اُٹھایا ہے اس کتاب میں شعائر اللہ کی تعظیم، مناسک حج کی صحت کے ساتھ ادائیگی کے ساتھ ساتھ دینی، اخلاقی اور سفری تربیت کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ کتاب میں شامل مختلف نقشہ جات نے کتاب کے حسن میں اضافہ کیا ہے۔ یہ کتاب معلوماتی بھی ہے اور تاثراتی بھی جسے افادۂ عامہ کیلئے شائع کر کے فی سبیل اللہ تقسیم کیا گیا ہے۔ کتاب کے حصول کیلئے عمر فاروق چوہدری ایڈووکیٹ، 4 مزنگ روڈ، لاہور پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ فون نمبر: 0300-9448274

تقریظ

(از پروفیسر توقیر سلیم خان)

ارکانِ اسلام میں حج کی ادائیگی بہت اہم مقام رکھتی ہے اور ہر صاحب حیثیت مسلمان پر یہ رکن فرض ہے۔ رہنمائے حج وعمرہ از خالد محمود (ایم فل علوم اسلامیہ) ارکان حج کی ادائیگی کے سلسلے میں بہت اہم تالیف ہے۔ خالد صاحب نے ادائیگی حج کے حوالے سے جو بھی تقاضے ہو سکتے ہیں ان پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ کتاب ہذا ادائیگی حج وعمرہ کے لیے ایک تفصیلی گائیڈ ہے اور اس کتاب کا ہر عازم حج اور معتمر کے پاس ہونا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے تمام فرائض حج کی تفصیل قرآن وسنت کے حوالے سے تحریر کی ہے۔ یہ حوالہ جات اُن کی دین میں گہرے شغف اور عمیق تحقیق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ "رہنمائے حج وعمرہ" کو قاری ایک مرتبہ پڑھنا شروع کر دے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور ہر ہر لفظ، سطر اور پیرے میں مصنف کا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شدید عشق عیاں ہوتا چلا جاتا ہے۔

خالد محمود صاحب کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ آپ ایک باشرع، باکردار، پرخلوص اور سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب معلوماتی بھی ہے اور تاثراتی بھی ہے۔ اس کو پڑھنے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم حج یا عمرہ ادا کر رہے ہیں۔ ذہن وقلب میں ادائیگی حج کا جوش بڑھ جاتا ہے اور بے اختیار لبوں پر **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ** (حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں) کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ اور آخر میں میری

خواہش ہے کہ وہ باقی ارکانِ اسلام کے بارے میں بھی کتب تحریر فرما کر ہم سب کی رہنمائی فرمائیں۔آمین

پروفیسر توقیر سلیم خان

پرائڈ آف نیشن ایوارڈ

پرنسپل گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ،لاہور

صدر راولڈ راوینز سائیکالوجیکل ایلومینائی، جی سی یونیورسٹی لاہور

عرضِ مرتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ! اللہ کریم کا بے حد احسان اور شکر ہے کہ اُس نے اِس بندۂ ناچیز کو ایّامِ حج میں سفرِ بیت اللہ کی سعادت اور حرمین شریفین کی زیارت نصیب فرمائی۔ ربِّ کریم کا اس لطف و کرم پر بے حد شکر ہے کہ اس نے حج و عمرہ کے ضروری مسائل پر یہ مختصر کتاب ترتیب دینے کی سوچ اور توفیق عطا فرمائی۔ یوں تو حج و عمرہ کے مسائل پر لکھی ہوئی بہت سی مفید اور جامع کتب مارکیٹ میں موجود ہیں لیکن عام طور پر عازمین حج کے پاس ضخیم کتابیں پڑھنے کا وقت ہی نہیں ہوتا اور وہ ان کتب کو تفصیلاً پڑھے بغیر عازمِ سفر ہو جاتے ہیں۔ نتیجتاً حج کے بارے میں ان کی معلومات نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔

حج ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ اس لیے عازمین حج کو پوری کوشش کرنی چاہیے کہ حج کے مسائل اچھے طریقے سے سمجھ لیں تاکہ ارکان و واجباتِ حج احسن طریقے سے ادا ہو سکیں۔ عازمین حج کی رہنمائی کے لیے یہ کتاب قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے علم و تجربہ کے مطابق جامع مختصر اور سادہ الفاظ میں ترتیب دی گئی ہے۔ اس میں مناسک حج کے ساتھ ساتھ شعائر اللہ کی تعظیم، دینی، اخلاقی اور سفری تربیت کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب حج و عمرہ کرنے والوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگی۔

یہ کتاب ابھی طباعت کے ابتدائی مراحل میں تھی کہ ربِّ کائنات نے میری متاعِ عزیز میری والدہ محترمہ کو اپنے پاس بلا لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ میں اس کا انتساب انہی کے نام کرتا ہوں کہ ان کا گہرا

دینی ذوق اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے سچی محبت ہی اس تالیف کا باعث بنی۔

میں ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری و اشاعت میں کسی نہ کسی طور حصہ لیا۔ خصوصًا قرآن آسان تحریک (رجسٹرڈ) اور میجر جنرل (ر) جناب سی ایم رفیع صاحب (راولپنڈی) کا جنہوں نے اس کتاب کو بہترین صورت میں پیش کرنے میں میرے ساتھ نہایت مخلصانہ تعاون فرمایا۔

علاوہ ازیں میں پروفیسر توقیر سلیم خان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود کتاب پر نظر ثانی کرنے کی مشقت برداشت کی اور پھر اس کی تقریظ لکھ کر اپنے احسانات میں مزید اضافہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کو میرے، میرے مرحوم والدین اور میرے گھر والوں کے لیے باعث نجات بنائے۔ آمین!

آخر میں آپ سے استدعا ہے کہ جب آپ حج وعمرہ کے لیے تشریف لے جائیں تو مجھے میرے والدین اور میرے اہل خانہ کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ کے مہمان کی حیثیت سے حجاز مقدس کا سفر آپ کو مبارک ہو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَ تُبْ عَلَیْنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طالب شفاعتِ محمدی ﷺ بروزِ محشر

خالد محمود

لاہور، پاکستان

0300-4189015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

(آل عمران 96:3)

اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے۔ جو تمام دنیا کے لیے برکت و ہدایت والا ہے۔

امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

بیت اللہ شریف کی تعمیر سے متعلق روایتوں میں تفاوت ہے بعض روایتوں میں ہے کہ زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے بیت اللہ بنایا گیا۔ بعض کے مطابق بیت اللہ شریف کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ بعض نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بیت اللہ بنایا اور طواف کیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو سب سے پہلا انسان ہے اور یہ سب سے پہلا گھر۔ واللہ اعلم!

(تفسیر ابن کثیر جلد 1 ص 436,200)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ شریف حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر اترنے سے پہلے جنت کے یاقوتوں میں ایک یاقوت تھا۔ جس کے سبز زمرد کے دو دروازے تھے ایک مشرقی اور دوسرا مغربی دروازہ۔ اس کے اندر جنت کی قندیلیں (روشن) تھیں اور آسمان کا بیت معمور جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے

داخل ہوتے ہیں جو قیامت تک واپس نہیں لوٹتے وہ بھی بیت اللہ کے بالکل اوپر ہے...... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اتارا تو کعبہ کی جگہ پر اتارا جو کپکپاہٹ کی شدت سے ریت کے ٹیلے کی طرح تھا۔ وہیں حجر اسود کو اتارا جو سفید موتی کی مانند چمکتا تھا۔ (رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، اُردو ترجمہ الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار ص 34)

پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا قد گھٹا کر ساٹھ ہاتھ کر دیا تو کہنے لگے۔ اے میرے رب کیا ہوا؟ میں تیرے فرشتوں کی آوازیں سنتا ہوں نہ انہیں محسوس کرتا ہوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تیری غلطی کی وجہ سے، مگر تم جاؤ میرا گھر بناؤ اس کا طواف کرو اس کے گرد میرا ذکر کرو جس طرح تم نے فرشتوں کو دیکھا کہ میرے عرش کے گرد کرتے ہیں۔ پھر آدم علیہ السلام آئے۔ ان کے لیے زمین سمیٹ دی گئی۔ جنگلوں کو ان کے لیے سمیٹ دیا گیا۔ جس صحرا سے چلتے ہوئے گزرتے ایک قدم ہوتا۔ پانی کے حوض اور سمندر بھی سمٹ گئے وہ ان کا ایک ہی قدم بنا دیے گئے۔ جہاں ان کا قدم پڑا آبادی اور برکت ہوگئی۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے، یعنی بیت اللہ شریف میں۔

جبریل علیہ السلام نے زمین پر اپنا پر مارا تو نچلی زمین پر مقررہ بنیاد کو ان کے لیے ظاہر کر دیا پھر فرشتوں نے اس میں ایسے ایسے پتھر ڈالے کہ تیس آدمی جن کو اٹھا نہ سکتے اور یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کو پانچ پہاڑوں (کے پتھروں) سے تعمیر کیا، لبنان سے، طور زیتا سے، طور سیناء سے، جودی سے اور حراء سے جہاں تک وہ زمین کے برابر ہو گیا...... اور یہ بیت اللہ بیتِ معمور کی سیدھ میں ہے اگر اس سے پانی گرے تو سیدھا اس پر گرے گا۔

(ایضاً ص 36 بحوالہ شفاء الغرام باخبار البلد الحرام، تقی الدین فاکھی الدرر الفرائد جزری، تفسیر قرطبی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کعبہ شریف کی تعمیر کی تفصیل یوں بیان کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو زمین پر کعبہ شریف کی جگہ اتارا تو وہ شدتِ لرزہ سے ریت

کے ٹیلے کی مانند تھا اسی پر حجر اسود اتارا جو سفید موتی کی طرح چمک دار تھا، حضرت آدم علیہ السلام نے اسے لیا اور اس سے مانوس ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھ لگایا، پھر آپ کا عصا اتارا گیا پھر کہا: اے آدم چلو، وہ چلے تو ہندوستان پہنچ گئے، پھر وہاں جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرے پھر حضرت آدم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تڑپ ہوئی تو انہیں کہا گیا کہ اے آدم حج کرو پھر آپ چلنے لگے ان کے ہر قدم کی جگہ بستی ہوگئی، اور رقدموں کے مابین صحرا بن گیا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے، فرشتے انہیں ملے اور کہنے لگے: اے آدم اپنے حج کو مبرور بناؤ ہم نے تم سے دو ہزار سال پہلے اس گھر کا حج کیا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم اس کے گرد کیا کہتے تھے (ایضاً بحوالہ اخبار مکہ وما جاء فیہا من الآثار) ازرقی نے کہا فرشتے کہنے لگے ہم کہتے تھے سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ، تو آدم علیہ السلام نے بھی جب بیت اللہ تعمیر کیا تو یہی کلمات کہے۔ (ایضاً بحوالہ العلل المتناہیہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں بیت اللہ کی تعمیر:

لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت پہلے طوفانِ نوح علیہ السلام کی ویرانیوں نے یا دنیا نے اپنی گمراہیوں میں اس گھر کو بھلا کر بے نشان کر دیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مل کر اللہ کے حکم سے اس گھر کی پرانی بنیادوں کو ڈھونڈ کر نئے سرے سے چار دیواری کھڑی کی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ (بقرہ 127:2) اور جب ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام خانہ کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اُٹھاتے جاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بنیاد پہلے سے موجود تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس گم شدہ بنیاد کو از سر نو بلند کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بیت اللہ کے نشان بتانے کے لیے حضرت جبرائیل علیہ السلام چلے تھے۔ اس وقت یہاں جنگلی درختوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ دور پرے عمالیق کی آبادی تھی یہاں آپ علیہ السلام

اُمِ اسماعیل کو اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک چھپّر تلے بٹھا گئے۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 1 ص 206)

قریش مکہ کی تعمیر کعبہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے تقریباً پانچ سال قبل قریش نے کعبۃ اللہ کو نئے سرے سے تعمیر کیا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی بنیادوں میں شمال کی طرف کمی کر دی اور کعبہ شریف کا دروازہ بھی اونچا بنا دیا۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ حطیم خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر لوگوں نے اسے کعبے میں شریک کیوں نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری قوم کے پاس روپیہ کم تھا۔ میں نے پوچھا کعبے کا دروازہ اونچا کیوں بنایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس لیے کہ تیری قوم کے لوگ جس کو چاہیں اندر آنے دیں جس کو چاہیں اندر نہ آنے دیں اور اگر تیری قوم کا جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ تازہ نہ ہوتا اور ان کے دل بگڑ جانے کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبے کے اندر داخل کر دیتا اور کعبہ کا دروازہ زمین سے لگا ہوا بناتا۔ (صحیح بخاری جلد 2، کتاب المناسک حدیث 654)

مسجد حرام سب سے پہلی مسجد:

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زمین میں سب سے پہلی کونسی مسجد بنائی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کونسی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر مسجد اقصیٰ۔ میں نے پوچھا: ان دونوں مسجدوں میں کتنا زمانہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چالیس برس کا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لیا کرو ساری زمین مسجد ہے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث: 687، صحیح مسلم جلد دوم کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، ص 97)

فضائل وحرمت مکہ مکرمہ و بیت اللہ شریف

اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو اس قدر فضیلت بخشی ہے کہ اپنی کتابِ عزیز میں اس کا ذکر متعدد مقامات پر فرمایا ہے۔ یہ تمام آیات اللہ تعالیٰ نے خاص مکہ مکرمہ کی شان میں نازل فرمائی ہیں اور کسی شہر کے متعلق نازل نہیں فرمائیں۔اسی طرح اس شہر مقدس کی حرمت و تقدیس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں بھی خاص طور پر کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (البقرہ2:126)

جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا، اے پروردگار تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں پھلوں کی روزیاں دے

ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ (حج22:29)

پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔

وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا وَّ طَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (حج22:26)

اور جبکہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی۔اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف اور قیام اور رکوع سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ

(البقرہ 125:2)

ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن و امان کی جگہ بنایا تم مقامِ ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز مقرر کرلو۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا (نمل 91:27)

مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں، جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے۔

بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ (سبا 15:34)

پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب ہے۔

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰۤى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

(قصص 57:28)

کیا ہم نے انھیں امن و امان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں بہت سی واضح نشانیاں ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے:

فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ (آل عمران 97:3)

"جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم علیہ السلام ہے۔"

آیات بینات یعنی یہاں ایسی نہایت واضح نشانیاں ہیں جو سب پر عیاں ہیں جن کا سب لوگ بخوبی مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ یہ وہ بے آب وگیاہ جگہ تھی جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوّل اوّل اپنی اولاد کو آباد کیا اور اللہ کا گھر بنایا۔ یہیں نبی آخرالزماں حضرت

محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی، یہیں منیٰ، مزدلفہ اور عرفات ہے۔ یہیں غار حرا ہے جہاں حضور ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ یہیں صفا اور مروہ نامی دو پہاڑیاں ہیں، جہاں سیّدہ حاجرہ کی سنت کو قیامت تک کے لیے حج اور عمرہ کرنے والوں کے لیے سنت بنا دیا گیا۔ یہیں زمزم کا کنواں ہے۔ یہیں مقام ابراہیم ہے جہاں کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کی تھی۔ اسی گھر کو لوگوں کی عبادت کے لیے قبلہ مقرر کیا گیا ہے۔ اسی میں جنت سے لایا گیا ''حجر اسود'' نصب ہے۔ یہ دنیا میں صرف ایک ہی گھر ہے جس کا طواف مشروع ہے اور جہاں انبیاء کرام علیہم السلام نے حج کیا ہے اور اسی گھر کا حج لوگوں کے لیے فرض قرار دیا گیا ہے۔ یہیں شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

غرضیکہ یہ گھر اتنا محترم اور مکرم ہے کہ جو اس گھر میں داخل ہو جائے وہ محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس سرزمینِ حرم کے شکار، درختوں اور خود رو پودوں کو بھی وہ عزت و حرمت حاصل ہے جو دنیا کے کسی اور علاقے کے پھولوں کو بھی میسر نہیں۔ یہاں دنیا بھر کے پھل بکثرت دستیاب ہیں اور ہر امیر و غریب آدمی کو با آسانی میسر ہیں۔

چنانچہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں اور جملہ مناسک کی عزت و حرمت کرے گا اور ان کی اسی طرح ہی تعظیم کرے گا جس طرح کہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو قرآن کریم کے مطابق یہ اس چیز کی علامت ہے کہ اس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ ہے جو اُس کے اپنے لیے بہتر ہے:

وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (حج 32:22)

اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے یہ ہے

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (حج 30:22)

اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔

مکہ مکرمہ میں ارادہ گناہ پر وعید:

مکہ معظمہ کوئی عام شہر نہیں انوار و تجلیات کا مرکز اور امن کی جگہ ہے۔ وہاں ارادۂ گناہ پر بھی وعید ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنۡ يُّرِدۡ فِيۡهِ بِاِلۡحَادٍۢ بِظُلۡمٍ نُّذِقۡهُ مِنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ (الحج 25:22)

اور جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے، ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

جس شہر میں اِرادہ گناہ پر بھی سزا کی وعید ہو اس پر حملہ کرنے کا انجام بھی تاریخ کے سینے میں محفوظ ہے۔ یمن کے عیسائی حاکم ابرہہ نے بیت اللہ شریف کی تخریب کے ارادے سے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج کو کس طرح قہرِ الٰہی نے نیست نابود کر دیا۔ یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت سے پچپن یوم پہلے کا ہے۔

اسی طرح 1400 ہجری مقدس بمطابق 1979ء میں کعبہ مشرّفہ پر چند مرتدین نے قبضہ کر لیا جس کے نتیجہ میں کئی حجاج کرام شہید ہوئے۔ ان مرتدین کی ایک تعداد تو حرم کے اندر ہی ہلاک کر دی گئی جو باقی بچے اُن کو سزائے موت دے دی گئی۔ (بیشک).... حرم نافرمان اور باغیوں کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے بھاگنے والوں یا چوری کر کے بھاگنے والوں کو پناہ دیتا ہے....۔ (ترمذی، جلد اول، حدیث 793)

مکہ مکرمہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ وہ شہر ہے کہ اللہ نے جس دن آسمان اور زمین پیدا کیا اسی دن اس کو

حرمت دی اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی اور وہاں مجھ سے پہلے کسی کو لڑنا حلال نہیں ہوا تھا، مجھے بھی ایک دن گھڑی بھر کے لیے حلال ہوا اور پھر اس کی حرمت قیامت تک قائم ہو گئی وہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے وہاں کی گری پڑی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اس کو پہنچوائے۔ وہاں کا سبزہ نہ نکالا جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اذخر کی اجازت دیجیے وہ لوہاروں اور گھروں کے لیے کام آتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خیر اذخر (گھاس) کی اجازت ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 3، حدیث 60، 303، جلد 2، حدیث 657)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ مکرمہ سے محبت کا عالم یہ تھا کہ ہجرتِ مدینہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

تُو کس قدر اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے۔ اگر مجھے میری قوم یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں (کسی دوسرے شہر میں) رہائش پذیر نہ ہوتا۔

(ترمذی، جلد دوم، حدیث 1898)

مکہ مکرمہ کے تاریخی مقامات

1۔ منیٰ:

وادی منیٰ، میدانِ عرفات اور مزدلفہ شعائر اللہ میں سے ہیں جہاں حجاج کرام ایام حج میں مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ 8 ذوالحجہ کو حج کا آغاز وادی منیٰ سے ہوتا ہے۔ یہ مسجد حرام سے تقریباً 5 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ حجاج منیٰ میں 8 ذوالحجہ اور پھر 10 سے 12 یا 13 ذوالحجہ تک قیام کرتے ہیں اور تینوں جمرات کو کنکریاں مارتے ہیں۔

2۔ مسجد خیف:

منیٰ میں ہی جمرات کے قریب مسجد خیف ہے۔ "مسجد خیف میں 70 انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس میں نمازیں ادا کیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس مسجد کی فضیلت کے قائل تھے۔ اور اس کا ذکر خیر کرتے رہتے تھے۔ نیز مناسک حج کی ادائیگی کے موقع پر اس میں نماز پڑھنے کی طرف رغبت دلاتے تھے۔

(تاریخ مکہ مکرمہ، ص: 119)

یہ وہ مسجد ہے جس میں 75 انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی، ان میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ اگر ایسا کر سکتے ہو کہ اس مسجد میں تمہاری نماز نہ چھوٹے تو کرلو اور حضرت عطاء ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کہا اگر میں مکہ معظمہ میں ہوتا تو ہفتہ کے روز منیٰ جاتا، اور اس میں وہ غار ہے جس میں سورہ مرسلات نازل ہوئی، اور اس میں مسجد کبش ہے۔

(رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار، ص 156 بحوالہ اخبار مکہ)

اور ’’مسجد خیف‘‘ منی میں ایک بڑی مسجد ہے، اس کے درمیان میں بڑا صحن ہے، اس کے بیچ میں ایک گنبد اور اذان خانہ ہے، گنبد نبی کریم ﷺ کی نماز کی جگہ ہے۔ (ایضًا)

3۔ میدانِ عرفات:

میدان عرفات بیت اللہ شریف سے تقریبًا 20 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے حجاج کرام 9 ذوالحجہ کو میدان عرفات پہنچتے ہیں۔ یہاں مسجد نمرہ میں ظہر سے قبل خطبہ حج سنتے ہیں۔ پھر ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں اکھٹی اور قصر کر کے ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرتے ہیں اور پھر مغرب تک وقوف عرفات کرتے ہیں۔ وقوف عرفات حج کا عظیم رکن ہے اس کے بغیر حج ادا نہیں ہوتا مسجد نمرہ میدان عرفات میں بہت بڑی مسجد ہے جو سال میں صرف ایک مرتبہ 9 ذوالحجہ کو خطبہ حج کیلئے کھولی جاتی ہے۔

4۔ مزدلفہ:

مزدلفہ وادی منیٰ اور میدانِ عرفات کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ حجاج کرام 9 ذوالحجہ کو غروب آفتاب کے بعد عرفات سے واپسی پر مزدلفہ آتے ہیں۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکھٹی اور قصر کر کے ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرتے ہیں اور یہ رات کھلے آسمان تلے مزدلفہ میں بسر کرتے ہیں۔ یہاں فجر کی نماز کے بعد وقوف مزدلفہ کرتے ہیں اور سورج نکلنے کے بعد منیٰ روانہ ہوتے ہیں۔ مشعر الحرام مزدلفہ میں پہاڑی کا نام ہے یہاں مسجد مشعر الحرام بھی ہے۔

5۔ مسجد جن:

یہ مسجد مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ کے قریب ہی ہے۔ یہ حجون کے کنارے میں ہے۔

6۔جنت المعلیٰ:

مکہ مکرمہ کا تاریخی اور مشہور قبرستان جو حرم کے قریب ہی ہے۔

7۔جبل حرا:

اس پہاڑ میں غارِ حرا ہے جہاں نبی ﷺ پر پہلی وحی اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ نازل ہوئی۔

8۔جبل ثور:

جہاں غار ثور ہے جس میں نبی ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ہجرت مدینہ کے وقت تین دن رہے۔جس کا تذکرہ سورۃ توبہ 40:9 میں ہے۔یہ حرم کے جنوب میں ہے۔

9۔مسجد جعرانہ:

جعرانہ ایک کنوئیں کا نام ہے۔نبی ﷺ نے غزوہ حنین سے واپسی پر بنو ہوازن سے ملنے والا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا تھا اور یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ ادا فرمایا۔اس مقام پر ایک مسجد بنائی گئی ہے۔ (تاریخ مکہ مکرمہ،ص:127)

10۔نبی ﷺ کی جائے پیدائش:(مولد الرسول ﷺ)

نبی ﷺ کی جائے پیدائش حرم کے باہر مروہ کی جانب ایک عمارت ہے جہاں اب لائبریری قائم ہے۔

حج کی فرضیت وفضیلت

پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور فرشتوں نے بھی اس بابرکت گھر کا حج کیا۔اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی کعبہ مشرفہ کا حج کیا اور تمام مناسکِ حج حضرت جبریل علیہ السلام کی رہنمائی میں ادا فرمائے:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا حج:

عثمان اِبن ساج کی روایت ہے کہ مجھے محمد بن اسحاق نے بتایا جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو ان کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اس کے سات چکر لگاؤ تو ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے سات چکر لگائے وہ ہر چکر میں تمام رکنوں (کونوں) کا استلام کرتے جب طواف مکمل کر لیا تو مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام ان کے ساتھ کھڑے ہوئے اور انہیں تمام مناسک، صفا، مروہ، منیٰ مزدلفہ، عرفہ، بتائے، جب ابراہیم علیہ السلام منیٰ میں داخل ہوئے اور عقبہ سے اُترے تو ابلیس ان کے سامنے آیا۔

(رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار، ص 54)

ایک روایت میں ہے کہ اُنہوں نے صفا اور مروہ دِکھا کر کہا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، روایت میں ہے کہ جمرۂ عقبہ کے سامنے ابلیس آیا، جبریل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا اس کو پتھر ماریں، ایک روایت میں ہے ”کہا“ تکبیر کہیں اور سات پتھر ماریں پھر وہ چھپ گیا اور دوبارہ جمرۂ سفلی کے پاس سامنے آیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا اس کو

پتھر ماریں اور ایک روایت میں ہے کہ تکبیر کہیں، اور اسے پتھر ماریں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکر مارے جو ٹھیکرے کی مانند تھے پھر ابلیس غائب ہو گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے حج میں چلتے رہے، جبریل علیہ السلام انہیں ہر مقام پر کھڑا کرتے اور مناسک سمجھاتے یہاں تک کہ عرفات پہنچے، عرفات پہنچ کر جبریل علیہ السلام نے کہا، کیا آپ مناسک حج جان چکے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہاں! اسی وجہ سے اس کا نام عرفات پڑ گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ پھر مشعر الحرام کی طرف چلے پھر انہیں عرفات لائے تو جبریل علیہ السلام نے کہا وہ جگہ جو تین بار آپ کو دکھائی ہے جان چکے ہیں تو آپ نے کہا ہاں! پھر ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کریں۔ (ایضاً ص 55)

حج کی منادی:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھوں بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل ہو چکی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا:

وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔ (الحج 27:22)

اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے۔ لوگ تیرے پاس پیادہ بھی آئیں گے اور دُبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔

اِمام ابن کثیر لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب یہ حکم ملا کہ اس گھر کے حج کی طرف تمام انسانوں کو بلا۔ آپ علیہ السلام نے اس وقت عرض کیا کہ باری تعالیٰ میری آواز اُن تک کیسے پہنچے گی؟ جواب ملا کہ آپ کے ذمے صرف پکارنا ہے، آواز پہنچانا میرے ذمے ہے۔ پس آپ علیہ السلام نے

مقامِ ابراہیم پر یا صفا پہاڑی پر یا ابوقبیس پہاڑ پر کھڑے ہو کر ندا کی کہ لوگو! تمہارے رب نے اپنا ایک گھر بنایا ہے۔ پس تم اس کا حج کرو۔ پہاڑ جھک گئے اور آپ علیہ السلام کی آواز ساری دنیا میں گونج گئی۔ یہاں تک کہ باپ کی پیٹھ میں اور ماں کے پیٹ میں جو تھے اُنہیں بھی سنائی دی۔ ہر پتھر، درخت اور ہر اس شخص نے جس کی قسمت میں حج کرنا لکھا تھا باآوازِ بلند لبیک پکارا۔" (تفسیر ابن کثیر: جلد 3، ص55)

دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا حج:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے علاوہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی اس قدیمی گھر کا حج کیا۔ حضرت عثمان بن ساج کی روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے ایک سچے شخص نے خبر دی جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے کہ روحاء کے طویل و کشادہ راستے سے ستر انبیاء سرخ اونٹوں پر جن کی مہاریں کھجور کی رسی کی تھیں چوغے پہنے ہوئے مختلف انداز سے تلبیہ پکارتے گزرے۔

(رہنمائے حج و عمرہ و زیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار، ص58 و زاد لمعاد ص 94)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جن ستر نبیوں نے بیت اللہ کا حج کیا ان میں سے موسیٰ بن عمران علیہ السلام بھی ہیں، جو دو سفید مخملی چادریں پہنے ہوئے تھے۔ ان میں یونس علیہ السلام بھی ہیں جو یہ کہتے تھے "لبیک کاشف الکرب لبیک" اے مصیبت کو دور کرنے والے میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ (ایضاً ص 58 بحوالہ کتاب الزہد ابن ابی عاصم و شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کیا تو آپ وادی عسفان سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سب اس وادی سے گزرے، وہ سرخ جوان اونٹوں پر سوار تھے، جن کی

مہاریں کھجور کی رسی سے بنی ہوئی تھیں، ان کی لنگیاں دھاری دار اور چادریں بغیر آستین کے چوغے تھے، وہ سب قدیمی گھر کا حج کرنے آئے تھے۔ (ایضًا)

اِمام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حج:

ہمارے آقا اِمام الانبیاء خاتم النبیین اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت مدینہ کے دسویں سال حج کی فرضیت کے بعد حج کیا۔ یہی آپ کا ایک ہی حج ہے۔ جس کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس حج کی پوری تفصیل صحیح مسلم کتاب الحج میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں موجود ہے۔ عمرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چار ادا فرمائے۔ پہلا حدیبیہ کا عمرہ دوسرا اقضا کا تیسرا جعرانہ کا اور چوتھا حج کے ساتھ۔

(صحیح بخاری جلد سوم ابواب عمرہ، ترمذی جلد اول ابواب الحج، حدیث 8)

حج ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (آلِ عمران 97:3)

"اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں۔ اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دُنیا سے بے پرواہ ہے۔"

علماء کے مطابق وجوب حج کی شرائط یہ ہیں: (۱) اسلام (یعنی مسلمان ہونا)، (۲) بلوغ (بلوغت)، (۳) عقل، (۴) حُریت (آزادی)، (۵) استطاعت۔

(رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار ص:80)

استطاعت:

مختلف سندوں سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے من استطاع الیہ سبیلا کی تفسیر زادو

راحلہ یعنی توشہ اور سواری بتائی ہے۔(ابن کثیر)'' یعنی اتنا خرچ کہ سفر کے اخراجات پورے ہو جائیں۔علاوہ ازیں استطاعت کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ راستہ پر امن ہو اور جان و مال محفوظ رہے۔اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ صحت و تندرستی کے لحاظ سے سفر کے قابل ہو۔نیز عورت کیلئے محرم بھی ضروری ہے۔ (تفسیر احسن البیان،ص 162)

حج،اِسلام کا بنیادی رُکن:

حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے اور صاحب استطاعت مسلمان (مرد اور عورت) پر زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ فرض ہے۔ہاں اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے تو نفلی حج جتنے جی چاہے کر سکتا ہے لیکن ان سے دکھاوا اور شہرت مقصود نہ ہو۔بلکہ اللہ کی رضا اور تزکیۂ نفس مقصود ہو۔

حج کی فضیلت:

مغفرت:

ابوالملیح کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے تھے حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا،تمام اعمال مکمل ادا کئے جب فارغ ہوئے تو کہنے لگے،اے میرے رب مزدور کی اُجرت کیا ہوتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اے آدم رہا تُو تو میں نے تیری مغفرت کر دی،رہی تیری اولاد تو ان میں سے جو اس گھر میں گناہ لے کر آیا میں اس کی مغفرت کر دوں گا۔ (رہنمائے حج وعمرہ وزیارت،اُردو ترجمہ،الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار،ص:54)

ایمان اور جہاد کے بعد افضل عمل:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے۔اُنہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا

گیا،کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا: مبرور (مقبول) حج۔

(صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 595)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی اللہ کے لیے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔

(صحیح مسلم: کتاب الحج، صحیح بخاری: جلد دوم، حدیث 596)

حج مقبول کا بدلہ جنت ہی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ کفارہ بن جاتے ہیں اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ (صحیح بخاری ابواب عمرہ) اور اللہ تعالیٰ نے حج مبرور کی جزا جنت ہی مقرر فرمائی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کی نیکی کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا۔

(رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار ص 59 بحوالہ فتح الباری)

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حج مبرور وہ ہے۔ جس میں ریا اور فریب اور فسق وفجور اور فحش باتیں نہ ہوں اور حلال مال سے کیا جائے اور بعضوں نے کہا حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہیں۔ علامت اس کی یہ ہے کہ حج کے بعد وہ آدمی پہلے سے بہتر ہو جائے اور پھر گناہوں میں نہ پھنسے۔ (موطا، امام مالکؒ، کتاب الحج، ص: 399)

حج کیلئے زادِ راہ:

جوکوئی حج کو جائے اس کو چاہیے کہ سفر کا خرچ ساتھ لے اور گھر کے خرچ کا بھی بندوبست کرے تا کہ اس کے گھر والوں کو دوسروں کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرنا پڑے۔ حدیث میں آتا ہے کہ یمن کے لوگ حج کیا کرتے تھے اور خرچ ساتھ نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں۔ جب مکہ میں پہنچتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناسک حدیث 598)

حج کیلئے رزق حلال:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' جب آدمی حج کے لیے رزقِ حلال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں اپنا پاؤں رکھتا ہے اور لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پکارتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے تیری لبیک قبول ہو اور رحمت الٰہی تجھ پر نازل ہو، تیرا سفر خرچ حلال اور تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول گناہوں سے پاک ہے اور جب آدمی حرام کمائی کے ساتھ حج کے لیے نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پکارتا ہے تو آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے تیری لبیک قبول نہیں نہ تجھ پر رحمت ہو، تیرا سفر خرچ حرام، تیری کمائی حرام اور تیرا حج گناہوں سے آلودہ اور بے اجر ہے۔'' (صحیح مسلم جلد 1، حدیث 2339، المعجم الاوسط طبرانی حدیث 65)

حج جلد ادا کرنا چاہیے:

حج فرض ہو جانے اور وسائل کی دستیابی کے بعد اس کی ادائیگی میں ٹال مٹول اور تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے بارے میں سخت وعید آئی ہے استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو قرآن نے کفر سے تعبیر کیا ہے اور حدیث میں ہے کہ جو مالک ہو توشہ اور سواری کا

کہ پہنچا دیوے اس کو بیت اللہ تک اور پھر حج نہ کیا تو کچھ فرق نہیں اس پر کہ مرے یہودی ہو یا نصرانی۔ (ترمذی، ج: اول ص: 310) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر لوگ حج کرنا چھوڑ دیں تو آسمان زمین پر گرا دیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 1 ص: 197) مسند سعید بن منصور میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیجوں وہ دیکھیں جو لوگ باوجود مال رکھنے کے حج نہ کرتے ہوں ان پر جذیہ لگا دیں وہ مسلمان نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 1 ص: 438)

سفر حج کی تیاری:

حجاج کرام کو جاننا چاہیے کہ حج ایک ایسی عظیم عبادت ہے جو کسی خوش نصیب ہی کے حصے میں آتی ہے۔ اس لیے آپ حج کی درخواست جمع کروانے کے بعد پورے ذوق و شوق سے اس عظیم سفر کی تیاری شروع کر دیں۔ خود کو نیک اعمال اور دینی تعلیمات کی طرف خوب راغب کریں۔

حج کے مناسک سیکھنے کا حکم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا:

لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَآ اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَآ اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ هٰذِهٖ

(صحیح مسلم مع شرح نووی جلد 3، کتاب الحج ص 330)

”(مجھ سے) حج کے مناسک سیکھ لو۔ اس لیے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں۔“ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس حکم کے مطابق ہر حاجی پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حج کے طریقے سیکھنا اور اعمال حج کو ان طریقوں پر ادا کرنا واجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب 33:21)

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔

اس سلسلے میں صحیح اور مستند احادیث پر مبنی کتابوں سے رہنمائی لیں۔ اشکال کی صورت میں علماء کرام سے مسائل پوچھیں۔ اگر حج کی تربیتی نشست میسر ہو تو اس میں بھی شرکت کریں۔

اگر دوران حج کوئی عذر یا مسئلہ پیش آجائے تو وہاں پر موجود علماء سے مسائل پوچھ کر ممکن حد تک سنت کے مطابق مناسک حج ادا کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل 16:43)

علماء کرام سے پوچھ لو اگر تمہیں معلوم نہیں ہے۔

وہاں کسی مسئلہ میں الجھنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ جب اختلاف واقع ہو تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہی سبیل المؤمنین ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''سو قسم ہے! تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔'' (النساء 4:65)

اپنے عقائد، عبادات اور معاملات قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھال لیں۔ نماز باجماعت کی پابندی کریں اور مسنون دعائیں اچھی طرح یاد کر لیں۔ گناہوں سے توبہ کر لیں، مال جائیداد، قرض، لین دین اور بول چال کے معاملات حل کر لیں۔

ضروری باتیں:

- حاجی سفر حج پر روانہ ہو تو رشتہ دار، دوست احباب اگر چاہیں تو حاجی کی دعوت کریں اور سفر سعادت سے واپسی پر حاجی ایک مختصر، معقول لیکن سادہ دعوت کا اہتمام کرے۔ جس

میں احباب رشتہ دار شریک ہوں۔

- حجاج اپنے حج پیکیج کے مطابق تخمینہ لگا کر اپنی ضرورت کے مطابق کرنسی لے کر جائیں تاکہ کوئی مالی پریشانی پیش نہ آئے۔
- سعودی عرب کے قوانین کی پابندی کریں، حرمین شریفین میں خاص طور پر سگریٹ نوشی اور فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ عبادت کے وقت اپنا موبائل فون بند رکھیں۔
- اپنے گروپ کے ساتھ رہیں۔ حج کے تمام سفر میں یاد رکھیں کہ آپ حج کر رہے ہیں۔ زبان سے لبیک اللھم لبیک پکاریں (حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں) تو آپ کا دل بھی حاضر ہو، دماغ بھی حاضر اور آپ کی نگاہ بھی حاضر ہو۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کعبۃ اللہ کی صفائی وستھرائی کا مقدور بھر خیال رکھیں۔ برقی سیڑھی اور لفٹ کا استعمال احتیاط سے کریں۔
- حرم میں عورتوں سے الگ ہو کر نماز پڑھیں۔ راستوں میں نہ بیٹھیں اور نمازیوں کے آگے سے نہ گزریں۔ عورتیں طواف کرتے ہوئے (غیر) مردوں سے جدا رہیں۔
- حاجی اللہ تعالیٰ کے وفود اور اُس کے مہمان ہیں، اللہ کی میزبانی کسی قسمت والے کے ہی حصہ میں آتی ہے۔ کوشش کریں زیادہ وقت مسجد حرام میں گزرے۔ اچھا کھائیں کنجوسی میں نہ پڑیں۔ سارے کام نظم وضبط سے کریں۔ لوگوں کے ساتھ احسان اور نیکی کا معاملہ کریں۔ بزرگوں اور ضرورت مندوں کی مدد کریں۔ صالح رفیق سفر کا انتخاب کریں۔ اور رفیق سفر کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک کریں۔ زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ کسی کے لیے پریشانی کا سبب نہ بنیں۔ گری پڑی چیز نہ اُٹھائیں، سڑک احتیاط سے عبور کریں، بداحتیاطی، بدنظمی اور افراتفری سے اجتناب کریں۔ آپ اگر سوچ سمجھ

کر قدم اٹھائیں گے تو اللہ کے فضل و کرم سے کوئی پریشانی یا مشکل پیش نہیں آئے گی۔ حج سے پہلے خوب پیدل چلنے کی عادت بنالیں تا کہ حج میں آسانی رہے۔

- آپ محسوس کریں گے کہ پوری دنیا سے آئے ہوئے حجاج کا اخلاق اور رویہ قابل ستائش ہوتا ہے۔ رش میں کسی سے دھکا لگ جائے تو چہروں پر ندامت کے آثار بہت نمایاں ہوتے ہیں اور بار بار معافی مانگتے نظر آتے ہیں۔ حج میں اور حج کے بعد آپ بھی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ حرمین شریفین میں نیکیوں کو غنیمت جانیں اور حج کے خیرات و ثمرات اور فیوض و برکات حاصل کرنے کی خوب کوشش کریں۔ فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد جب وطن لوٹیں تو آپ ایک بدلے ہوئے انسان نظر آئیں۔

ایسا نہ ہو کہ بقول شاعر:

زائرانِ کعبہ سے اقبال یہ پوچھے کوئی　　کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں

اِحرام کے لیے مواقیت:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ　　(البقرہ 189:2)

”لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں (کی عبادت) کے وقتوں اور حج کے موسم کے لیے ہے۔“

میقات اِحرام باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ کل پانچ مواقیت ہیں۔ ان مواقیت سے باہر کے رہنے والوں کو آفاقی کہا جاتا ہے۔

یلملم: برصغیر پاک و ہند بشمول افغانستان، بنگلہ دیش سے (بحری جہاز سے) حج و عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ جانے والوں کے لیے میقات یلملم ہے۔ جس کا نیا نام السعدیۃ ہے

جو یمن والوں کی میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے جنوب میں 92 کلو میٹر پر واقع ہے۔لیکن اب یہ سفر ہوائی جہاز کے ذریعے ہوتا ہے۔ہوائی جہاز میں میقات پہنچنے سے پہلے اعلان کیا جاتا ہے کہ عمرہ یا حج (جس کا ارادہ ہے) کی نیت کرلیں اور احرام باندھ لیں لیکن جہاز میں چونکہ انتظام مشکل ہوتا ہے اور یہ بھی خدشہ رہتا ہے کہ لاعلمی میں میقات گزر نہ جائے۔لہٰذا آسانی کے لیے اپنے وطن سے ہی ایئر پورٹ سے یا گھر سے احرام باندھ لیا جاتا ہے اور عمرہ یا حج کی نیّت بھی کرلی جاتی ہے۔تاہم سنت یہی ہے کہ نیت میقات سے کی جائے۔بحری راستے سے جانے والے حجاج بحری جہاز میں ہی یلملم پہنچ کر احرام باندھتے ہیں۔

ذوالحلیفہ: کسی بھی ملک کے عازمین حج وعمرہ جو پہلے مدینہ منورہ جارہے ہیں ان کی میقات یلملم نہیں بلکہ ذوالحلیفہ ہے جو مدینہ والوں کی میقات ہے۔جس کا نیا نام "ابیار علی" ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے راستے میں مدینہ منورہ کے مغربی جانب ایک مقام ہے۔لہٰذا ان عازمین کو ابھی احرام نہیں باندھنا بلکہ انہیں عام لباس میں مدینہ منورہ جانا ہے اور مدینہ منورہ میں مقررہ دن گزار کر وہاں سے مکہ مکرمہ جاتے وقت مسجد میقات (ذوالحلیفہ) سے احرام باندھنا ہے۔

دیگر مواقیت: الجحفة (رابغ شہر کے قریب ایک مقام ہے) جو اہل (مغرب شام، مصر اور ان لوگوں کی میقات ہے جو ان راستوں سے آئیں۔(اسی طرح) قرن المنازل (جس کا نیا نام سیل کبیر ہے) اہل نجد (وطائف کی) اور ذات عرق اہل عراق کی میقات ہے۔ اہل مکہ مکرمہ حج کے لیے مکہ مکرمہ (میں جس جگہ پر ہوں۔اسی جگہ) سے ہی احرام باندھتے ہیں اور عمرہ کے لیے حدود حرم کے باہر یعنی تنعیم (مسجد اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے۔جو حرم سے تقریباً پانچ سے سات کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔اُم المؤمنین سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مخصوص

حالات یعنی عذر شرعی اور مجبوری کی وجہ سے یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا تھا۔

اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ لوگوں نے تو عمرہ بھی کیا اور میں نے عمرہ نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمن اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ۔ عبد الرحمٰن نے اونٹنی پر ان کو پیچھے بٹھا لیا اور انہوں نے عمرہ کیا۔ (صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 593)

میقات سے احرام باندھنا واجب ہے:

لہٰذا عمرہ یا حج کرنے والے ہر شخص کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنی میقات سے احرام باندھے۔ اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی اُن سے آگے بڑھ گیا اور آگے بڑھ کر احرام باندھا تو گنہگار ہوگا اور اس پر دم لازم آیا۔ (صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد سوم، ص 184)

اس لیے اس کو واپس لوٹ کر میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے۔ ورنہ مکہ میں ایک بکری بطور دم ذبح کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کرنا واجب ہے۔

حدود حرم:

مشرق کی طرف وادی عُرنہ کا مغربی کنارہ جو مکہ مکرمہ سے 15 کلو میٹر دور ہے۔

مغرب کی طرف جدہ روڈ پر شمیسی جسے حدیبیہ کہا جاتا تھا، مکہ مکرمہ سے 22 کلو میٹر دور ہے۔

شمال مشرق کی طرف جعرانہ کے راستے پر بستی شرائع المجاہدین کے قریب مکہ مکرمہ سے 16 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

شمال کی طرف مقام تنعیم (مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا) جو مکہ مکرمہ سے صرف 7 کلو میٹر پر ہے۔

جنوب کی طرف تہامہ سے یمن کے راستے پر اِضاءۃ لبن مقام جو مکہ سے 12 کلو میٹر دور ہے۔ (تاریخ مکہ مکرمہ، ص 19)

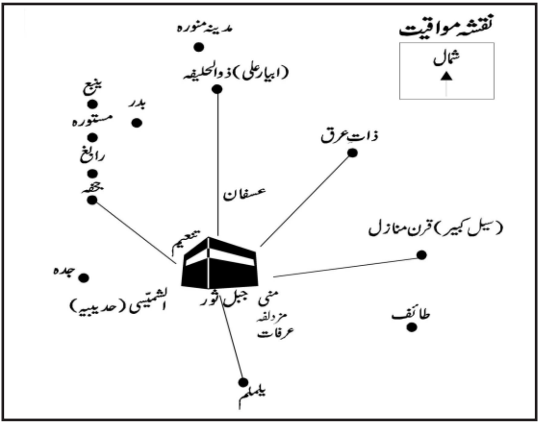

میدان عرفات حدودِ حرم سے باہر ہے جبکہ منی ومزدلفہ حدودِ حرم میں شامل ہیں۔

(دلیل الحجاج والمعتمر ص:26)

اِحرام کے احکام

1۔مردوں کا اِحرام

عمرہ یا حج کرنے کے لباس کو احرام کہتے ہیں جو مردوں کے لیے دو سفید ان سلی چادروں پر مشتمل ہوتا ہے۔احرام باندھنے سے پہلے ناخن تراش لیں، مونچھیں کم کرلیں، زیرناف اور بغلوں کے بال صاف کرلیں۔عام دنوں میں بھی یہ مسئلہ یاد رکھیں۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہمارے لیے معیاد مقرر ہوئی مونچھ کترنے کی اور ناخن کاٹنے کی اور بغل کے بال اکھاڑنے کی اور زیرناف بال صاف کرنے کی کہ ہم عام دنوں میں بھی چالیس دن سے زیادہ انہیں ترک نہ کریں۔ (صحیح مسلم مع شرح نووی، جلداول، کتاب الطہارۃ، ص389)

مَرد کس طرح اِحرام باندھیں:

غسل کرکے پاک صاف ہو کر ننگے بدن پر ایک چادر نیچے تہبند کی طرح باندھنی ہے جس

سے ناف ڈھکی ہوئی ہو اور ٹخنے سے اوپر ہو۔ دوسری اوپر چادر کی طرح لینی ہے لیکن سر اور چہرہ ننگا رہے۔ احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(ترمذی مترجم اردو جلد اوّل، ابواب الحج ص 317)

حالت اِحرام میں جائز امور:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:......محرم آئینہ دیکھ سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے۔ جیسے تیل گھی وغیرہ ان سے دوا بھی کر سکتا ہے۔ اور عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انگوٹھی پہن سکتا ہے اور ہمیانی (پیٹی) باندھ سکتا ہے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب المناسک باب الطیّب عند الاحرام ص 445)

محرم کے لیے آنکھوں کا علاج کروانا، بدن اور سر دھونا جائز ہے۔ اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں۔ محرم جسم کو کھجا سکتا ہے، ناخن ٹوٹ گیا تو اس کو کاٹ سکتا ہے۔

(موطا امام مالک، حدیث 96,93)

دار قطنی کی روایت میں ہے کہ حمام میں جا سکتا ہے اور داڑھ میں درد ہو تو اُکھاڑ سکتا ہے۔ پھوڑا پھوڑ سکتا ہے۔ اگر ناخن ٹوٹ گیا تو اتنا ٹکڑا نکال سکتا ہے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب المناسک باب الطیّب عند الاحرام ص 445)

محرم احرام کی چادریں دھو سکتا ہے۔ ان کو تبدیل کر سکتا ہے۔

حل وحرم میں محرم فواسق (جانور) چیل، چت کبرا کوا، چوہا، کٹ کھنا (کاٹنے والا) کتا، سانپ اور بچھو مار سکتا ہے۔ (مسلم کتاب الحج جلد سوم باب ماینذب للمحرم وغیرہ، ص 201) اور سنن نسائی میں گرگٹ کا بھی ذکر ہے۔ (سنن نسائی مترجم، باب قتل الوزغ، حدیث 2836-2890)

اِمام ابن کثیر لکھتے ہیں: امام مالک اور احمد اور دیگر علماء نے بھَونکنے والے کتّے کے ساتھ بھیڑیئے، درندے، چیتے اور شیر کو بھی شامل کر رکھا ہے کیونکہ ان کا ضرر تو کتے سے

بھی زیادہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر اردو، جلد دوم،ص 16)

2۔خواتین کا اِحرام:

خواتین کے لیے اِحرام کا کوئی خاص لباس نہیں بلکہ جو عام لباس گھر میں پہنتی ہیں، عورتوں کے لیے جائز ہے۔ البتہ یہ لباس غیر شرعی اور زیب وزینت کے لیے نہ ہو اور نہ ہی کافر عورتوں جیسا اور مردوں کے مشابہ ہو۔ اس میں بے پردگی نہ ہو۔ قمیض پورے بازو والی ہو۔ سر کے بال نظر نہ آئیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احرام والی عورت نقاب اور دستانے استعمال نہ کرے۔

(ترمذی مترجم اردو جلد اوّل، ابواب الحج ص 318 و سنن نسائی، کتاب الحج حدیث 2677)

اُم المؤمنین سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے۔ جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتیں۔

(سنن ابوداؤد مترجم اُردو، کتاب المناسک-69 وابن ماجہ، جلد دوم ابواب المناسک-1100)

ایّام والی خواتین بھی میقات سے احرام باندھیں:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیض ونفاس والی عورتیں جب میقات پر آویں تو غسل کر کے احرام باندھیں (احرام کی حالت میں آجائیں)۔ (صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الحج ص 210، سنن ابوداؤد، حدیث 22)

مسئلہ:

اگر عورت کو حالت احرام میں مخصوص ایام کا معاملہ پیش آجائے تو وہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہوسکتی۔ بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کرسکتی اور نماز نہیں پڑھ سکتی۔ اس کے

علاوہ منیٰ، عرفات و مزدلفہ میں حج کے تمام ارکان و واجبات ادا کرے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُم المومنین سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ تو ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے، لہٰذا تم وہ سب کام کرتی رہو۔ جو حاجی کرتے ہیں مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرنا جب تک پاک نہ ہو جاؤ۔

(صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 631 و صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الحج، ص 218)

عورت کیلئے شرعی محرم:

حج و عمرہ کرنے والی خواتین کے لیے شرعی محرم کا ہونا ضروری ہے۔ محرم سے مراد عورت کا خاوند یا وہ رشتہ دار ہے جس سے ہمیشہ کے لیے اس کا نکاح حرام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا نہ ہو۔ اور نہ عورت سفر کرے مگر محرم کے ساتھ۔ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عورت تو حج کو جاتی ہے۔ اور میں فلاں لشکر میں لکھا گیا ہوں جو فلاں طرف جاتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔

(مسلم کتاب الحج جلد سوم باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج۔ بخاری جلد سوم کتاب المناسک باب حج النساء حدیث 85)

اِحرام کی حالت میں ممنوعات:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔ (البقرۃ 2:197)

”حج کے مہینے مقرر ہیں (شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ کے پہلے دس دن) اس لیے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے۔ (رَفَثَ میں شہوت کی باتوں سے لے کر بوس و کنار اور جماع سب شامل ہیں، علماء نے کہا ہے اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو مرد عورت سے چاہتا ہے)۔“

محرم کے لیے ضروری ہے کہ بے ہودہ گوئی فسق و فجور، غصہ، تلخ کلامی ،لڑائی جھگڑے سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔

حج اور عمرہ کرنے والوں پر احرام کی حالت میں درج ذیل پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں:

(1) محرم مرد اور محرم عورت جسم کے کسی حصے کے بال نہ کاٹیں۔(2) ناخن نہ کاٹیں۔

(3) خوشبو نہ لگائیں نہ سونگھیں، خوشبو دار صابن استعمال نہ کریں۔(4) محرم مرد سر نہ ڈھانپیں۔(5) سلا ہوا کپڑا (سویٹر، انڈرویئر، بنیان، قمیض، جرابیں، موزے اور دستانے وغیرہ) نہ پہنیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑوں کی قسم سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کُرتے نہ پہنو، نہ عمامے باندھو، نہ پاجامے پہنو، نہ باران کوٹ اوڑھو، نہ موزے پہنو مگر جو جوتے (چپل) نہ پائے وہ موزے پہنے مگر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے (کہ جوتی کی طرح ہو جائے) اور نہ پہنو وہ کپڑے جس میں زعفران لگی ہو۔(زعفران میں سب خوشبوئیں داخل ہیں اور محرم مرد اور محرم عورت دونوں کو منع ہیں) یا ورس میں رنگا ہو۔(ورس ایک خوشبو دار گھاس یا بوٹی ہے جو یمن میں ہوتی ہے)۔ (صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحجۃ 179)

درج بالا پابندیوں میں سے اگر کوئی کام بھول چوک میں یا نادانی سے ہو جائے۔تو علماء کی ایک جماعت کے مطابق اس پر کوئی جرمانہ (فدیہ) نہیں۔ان کے پیشِ نظر رب کریم کا یہ فرمان ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا (البقرہ 2:286)

''اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔''

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ حدیث میں آچکا ہے کہ میری اُمت کی بھول چوک

معاف ہے اور جو کام زبردستی کرائے جائیں وہ بھی معاف ہیں۔(سنن ابن ماجہ جلد 2، حدیث 200 وتفسیر ابن کثیرؒ جلد 1، ص 11) اور مزید ارشاد فرمایا: وَلَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ فِیۡمَآ اَخۡطَاۡتُمۡ بِہٖ وَلٰکِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ (الاحزاب 5:33) تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جعرانہ میں تھے۔ اور یعلیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا وہ کُرتا پہنے ہوئے تھا اور اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے احرام باندھا ہے۔ عمرہ کا اور اس پر بھی میں خوشبو لگائے ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم حج میں کیا کرتے ہو۔ تو اس نے کہا کہ میں یہ کپڑے اتار ڈالتا ہوں اور یہ خوشبو دھو ڈالتا ہوں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرہ میں کرو۔

(صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الحج باب ما یباح للمعرم بحجۃ اَوْ عمرۃ لبسہ ومالا یباح، ص 182)

بعض علماء کے نزدیک فدیہ واجب ہوتا ہے۔ بھولنے پر یا انجان کر خوشبو لگانے والے پر جب بہت دیر تک لگی رہے۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک اس پر فدیہ واجب نہیں ہے۔ حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ (جن کو 200 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملنے کا شرف حاصل ہے) فرماتے ہیں: اگر نہ جانتے ہوئے محرم خوشبو لگا لے یا سلا کپڑا پہن لے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ (صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب المناسک، باب اذا أحرم جاہلا وعلیہ قمیض، ص 49)

البتہ جیسے ہی یاد آئے یا حکم جان لے تو اس کو اسی وقت ہٹانا واجب ہے ورنہ کفارہ لازم ہو گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

جس نے کوئی واجب چھوڑ دیا اس پر دم (خون بہا) واجب ہے:

واضح رہے کہ جس شخص نے حج یا عمرہ کے واجبات میں سے کوئی واجب قصدًا یا

بھول کر یا لاعلمی کی بنا پر چھوڑ دیا تو اس پر دم (خون بہا) واجب ہو گا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جو شخص مناسک میں سے کوئی عمل بھول جائے یا چھوڑ دے تو ایک دم دے۔ ایوب کہتے ہیں، مجھے یاد نہیں سعید نے بھول جائے کہا یا چھوڑ دے کہا۔ (موطا امام مالک کتاب الحج، حدیث 240)

اِحرام کی خلاف ورزی پر فدیہ:

اگر حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والا) حالت احرام میں ان ممنوعہ کاموں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرے تو اس پر لازم ہے کہ فدیہ دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے۔ خواہ روزے رکھ لے خواہ صدقہ دے دے خواہ قربانی کرے۔ (البقرہ 196:2)

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے ان سے پوچھا فدیہ جس کا ذکر قرآن میں ہے، کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ آیت خاص میرے باب میں اُتری مگر اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اُٹھا کر لائے اور جوؤں کا یہ حال تھا کہ میرے منہ پر گری آتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھے ایسی بیماری ہے، جیسے میں دیکھ رہا ہوں۔ یا تیری تکلیف اس حد تک پہنچ گئی ہے، جیسے میں دیکھ رہا ہوں، تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے۔ میں نے عرض کیا جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو تین روزے رکھ ڈال یا چھ فقیروں کو آدھا آدھا صاع اناج دے دے۔ (صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب المناسک، حدیث 43)

ایک حدیث میں ہے تو اپنا سر منڈا ڈال اور تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری کی قربانی کر۔ ایک حدیث میں ہے۔ تین روزے رکھ یا ایک

فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو بانٹ دے یا جو میسر ہو قربانی کرے۔

(صحیح بخاری، جلد سوم کتاب المناسک، حدیث 42-41)

بیوی سے مجامعت کا فدیہ:

حالت احرام میں بیوی سے صحبت کرنے سے حج یا عمرہ فاسد ہو جاتا ہے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے جماع کیا اپنی بی بی سے احرام میں وہ کیا کرے۔ان سبھوں نے جواب دیا کہ وہ دونوں خاوند اور بیوی حج کے ارکان ادا کیے جائیں یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے پھر آئندہ سال ان پر حج اور ہدی (قربانی) لازم ہے۔ (موطا امام مالک، کتاب الحج، حدیث 151)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت کی اپنی بی بی سے اور وہ منیٰ میں تھا قبل طواف زیارۃ کے تو حکم کیا اس کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک اونٹ (بدنہ) قربانی کرنے کا۔ (موطا امام مالک، کتاب الحج، حدیث 155)

نکاح کرنا اور خشکی کا شکار:

جمہور علماء کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا اور کروانا اور خشکی کا شکار کرنا یا اس میں مدد دینا بھی حرام ہے۔شکار کے فدیہ کے مسائل سورۃ المائدہ 5:95-96 میں بیان ہوئے ہیں۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اے ایمان والو (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو،اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہو گا جو کہ مساوی ہو گا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں۔خواہ وہ فدیہ خاص

چوپایوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لیے جائیں۔ (تفصیل کے لیے دیگر کتب ملاحظہ فرمائیں)

سفرِ سعادت کا آغاز اور گھر سے روانگی:

گھر سے نہا دھو کر پاک وصاف ہو کر سفرِ حج پر روانہ ہوں۔ وطن میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں اور اسی پر توکل کرتے ہوئے آرام، سکون، محبت اور خوشی سے گھر سے نکلیں۔ دورانِ سفر مسنون دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔ آغازِ سفر کی دعاؤں سے لے کر واپسی کی دعا تک اور روزمرّہ کی دیگر دعائیں کتاب کے آخر میں لکھ دی گئی ہیں۔

نوٹ: وہ عازمین حج یا عمرہ جن کے فلائٹ شیڈول میں پہلے مدینہ منورہ کا سفر ہے وہ اپنے وطن سے اِحرام نہیں باندھیں گے بلکہ عام لباس میں مدینہ منورہ جائیں گے۔

عمرہ کا بیان

عمرہ کے لغوی معنی کعبہ کی زیارت کے ہیں۔شرعًا عمرہ بیت اللہ شریف کی مخصوص طریقہ پر زیارت وعبادت (یعنی میقات سے اِحرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف، مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز، سعی صفا و مروہ اور سر کے بال ترشوانا یا منڈوانا) کا نام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرہ 2:196)

اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لیے۔

عمرہ بعض علماء کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک سنت ہے۔

عمرہ کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب عمرے سے اتر جاتے ہیں اور مقبول حج کا بدلہ بہشت کے سوا کچھ نہیں۔ (صحیح بخاری، جلد سوم، ابواب العمرۃ، حدیث 1)

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، ص 375)

رمضان میں عمرہ کی فضیلت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب حج کر کے لوٹے تو اُم سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ تو حج کو کیوں نہیں گئی۔وہ کہنے لگی فلانے کا باپ یعنی میرا خاوند...... اس کے پاس پانی لانے کے دو اونٹ تھے۔ایک پر تو وہ خود حج کو گیا اور دوسرا ہماری زمینوں میں پانی پہنچاتا ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔رمضان میں عمرہ کرنا میرے

ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری، جلد سوم، حدیث 86)

حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو ان کی دعا قبول ہوگی۔ اور جو اللہ سے کچھ مانگیں تو وہ ان کو دے گا۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث 1058)

عمرہ کے ارکان:

(1) احرام باندھنا اور نیت کرنا۔ (2) بیت اللہ شریف کا طواف کرنا۔

(3) صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

مسئلہ: جس نے کوئی رُکن چھوڑ دیا اُس کا عمرہ مکمل نہیں ہوا۔

عمرہ کے واجبات:

(1) میقات سے احرام باندھنا (2) حلق یا قصر کرنا (یعنی بال منڈوانا یا کٹوانا)۔

مسئلہ: جس نے کوئی واجب چھوڑ دیا اُس کا عمرہ تو صحیح ہوگیا لیکن اُس پر ایک قربانی لازم ہے جس کو مکہ مکرمہ میں ذبح کرے اور وہاں کے فقراء میں تقسیم کردے اور خود نہ کھائے۔

عمرہ کے امور کی تفصیل:

(1) میقات سے احرام باندھنا، زبان سے نیت کرنا اور بلند آواز سے تلبیہ پکارنا۔

(2) بیت اللہ شریف کا طواف کرنا اور طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

(3) آبِ زَمزم پینا۔ (4) سعی کے لیے جاتے وقت حجر اسود کا استلام کرنا۔

(5) صفا و مروہ کی سعی کرنا۔ (6) حلق یا قصر کرنا (یعنی بال منڈوانا یا کٹوانا)۔

عمرہ کے احرام کی نیت:

عمرہ اور حج تمتع کرنے والے اِحرام باندھتے وقت ان الفاظ میں نیّت کریں یعنی زبان سے کہیں اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً۔ اے اللہ میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں (عمرہ کے لیے احرام باندھتا ہوں)۔اور بلند آواز میں **تلبیہ پکاریں۔**

تلبیہ:

لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ○

(صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث 621 و صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد دوم، ص 186)

میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بلاشبہ تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے۔ اور ملک (بھی) تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

اِحرام باندھتے وقت دو رکعت پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں اور میں نے سنا کہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کا پکار کر نام لے رہے تھے۔ (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث 620,619,618) جمہور علماء کا یہی قول ہے: کہ لبیک پکار کر کہنا مستحب ہے۔ مگر یہ مرد کیلئے ہے عورت آہستہ کہے۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجۃ الوداع کے بارے میں ایک طویل روایت ہے۔ اِس کتاب میں حج کے اسی طریقہ کو بنیاد بنایا گیا ہے

جو رسول اللہ ﷺ نے ادا فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم سب آپ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ نے مسجد میں دو رکعت پڑھی اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، ص 245)

اس حدیث کی شرح میں بعض آئمہ کرام نے کہا ہے کہ احرام کے وقت دو رکعت پڑھنا مستحب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ذوالحلیفہ میں آپ ﷺ نے جو دو رکعت پڑھی اور حج و عمرہ دونوں کی لبیک پکاری یہ احرام کی نہیں بلکہ فرض نماز (سفر میں قصر) تھی۔ لہٰذا احرام کی نیت کسی فرض نماز کے بعد کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

احرام باندھنے کے بعد اور دوران سفر بھی دنیا کی باتیں چھوڑ کر ذکر و اذکار کریں۔ درود شریف پڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے آسانی اور قبولیت حج و عمرہ کی دعا کریں۔

مکہ مکرمہ میں آمد اور مسجد حرام میں داخلہ:

سنت یہ ہے کہ حرم پہنچ کر پہلے باوضو ہو کر طواف کریں۔ (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث:683)

تاہم فرض نماز کی جماعت کے وقت طواف رک جاتا ہے۔ لہٰذا اگر فرض نماز کا وقت ہو تو پہلے وہ ادا کریں پھر عمرہ کا طواف کریں۔

مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

(حصن المسلم، ص 22)

میں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے اور قدیم سلطنت کی پناہ چاہتا ہوں شیطان

مردود سے۔ اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ پر صلاۃ وسلام ہو۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

بیت اللہ شریف کو دیکھ کر دُعا کرنا مستحب ہے:

مؤرخ طبری کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب بنی عبد مناف سے جو باب بنی شیبہ سے موسوم ہے، داخل ہوئے تھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دار یعلی سے داخل ہوتے تو بیت اللہ کو سامنے کر کے دعاء فرماتے۔ طبری نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت اللہ کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ مَھَابَۃً۔

”اے اللہ اس گھر کو اور زیادہ عزت، عظمت، بزرگی اور رعب عطا فرما۔“

ایک مرسل حدیث میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اُٹھاتے اللہ اکبر کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ مَھَابَۃً، وَ زِدْ مَنْ حَجَّہٗ اَوِاعْتَمَرَہٗ تَکْرِیْمًا وَّ تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ بِرًّا۔ (زاد المعاد ص95)

”اے اللہ، تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے ہمیں سلامتی دے، اے اللہ، اس گھر کو اور زیادہ عزت، عظمت، کرامت، اور رعب دے اور جو اس کا حج یا عمرہ کرے اسے بھی عزت، کرامت، عظمت اور نیکی عطا کر۔“

آپ سکون و آرام سے خانۂ کعبہ پر نظریں جما کر اپنے لیے، اپنے والدین کیلئے اپنے اہل خانہ کے لیے، بچوں کے لیے، عزیز و اقارب کے لیے، جن لوگوں نے دعاؤں کی

درخواست کی ہے اُن کیلئے اور ملک وملت کے لیے خوب دعائیں مانگیں۔

عمرہ کے طواف کا طریقہ:

دعاؤں سے فارغ ہو کر عمرہ کا طواف (بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا) شروع کریں۔طواف حجراسود سے شروع ہو کر حجراسود پر ختم ہوگا۔حجراسود کے کونے کی سیدھ میں سبز رنگ کی ٹیوب لائٹ ہے۔کعبہ کے دروازے والا کونہ حجراسود کا ہے۔حجراسود کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجراسود جب جنت سے اُتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کردیا۔ (ترمذی، جلداول، حدیث866)

طواف شروع کرنے سے پہلے تین کام:

(1) تلبیہ۔ (یعنی لبیک پکارنا) بند کردیں۔

(ترمذی مترجم اُردو، جلداوّل، ابواب الحج، باب ماجاء متیٰ یقطع التلبیہ ،فی العمرہ،ص346)

(2) اضطباع۔مرد پورے طواف میں اضطباع کریں گے۔یعنی احرام کی اوپر والی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں۔(کہ دایاں کندھا ننگا ہو جائے) (ترمذی، ابواب الحج ص326 وسنن ابوداؤد، حدیث117-118)

اضطباع عورتوں کے لیے نہیں ہے۔

(3) استلام۔یعنی بوسہ لینا طواف کی ابتدا حجراسود کا بوسہ لے کر کرنی چاہیے لیکن اگر استلام (بوسہ) مشکل ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں سے اشارہ ہی کرلیں اور طواف شروع کردیں۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا عمر! تم طاقتور آدمی ہو، حجراسود پر مزاحمت نہ کرنا، کہیں کمزور آدمی کو تکلیف نہ پہنچے، اگر خالی جگہ مل جائے تو استلام کرلینا، ورنہ محض استقبال کرکے تہلیل وتکبیر پر ہی اکتفاء کرلینا۔

(مسند احمد، جلداول، حدیث185)

یہ استلام طواف کے ہر چکر میں کرنا ہے۔

رمل: یعنی چھوٹے چھوٹے قدم اور اچھل کر اور دوڑ کر چلنا۔ مرد طواف میں ”پہلے تین چکر رمل کریں بقیہ چار چکروں میں معمولی چال سے چلنا ہے۔“

(صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 685,684، وسنن ابو داؤد، حدیث 121,118)

رمل خواتین کے لیے نہیں ہے۔

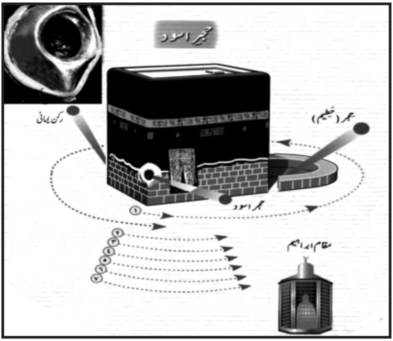

طواف میں خوب دعائیں مانگیں۔ طواف میں ہر چکر کی الگ الگ دعا سنت سے ثابت نہیں۔ بس دعاؤں میں قوت اور تاثیر پیدا کریں۔ حج و عمرہ کی مسنون دعائیں اس کتاب میں لکھ دی گئی ہیں۔ یہ دعائیں بڑی تحقیق کے بعد ہی لکھی گئی ہیں۔

دوران طواف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرہ 201:2 وسنن ابو داؤد اردو مترجم، حدیث 126)

”اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔“

طواف کے چکروں کی گنتی:

سات چکروں کی گنتی کی سہولت کے لیے سات دانوں والی تسبیح طواف کے دوران اُنگلی میں ڈال لیں اور طواف کے چکر گنتے رہیں۔

اگر طواف کے چکر میں غلطی لگ جائے تو کم تعداد پر اپنے یقین کی بنیاد رکھیں آپ طواف کے سات چکر پورے کریں گے تو آپ کا ایک طواف مکمل ہوگا۔ ''بیمار جو پیدل طواف نہ کرسکتے ہوں (وہیل چیئر پر) سوار ہو کر طواف کر سکتے ہیں۔''

(صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 686)

جمہور علماء کے نزدیک بیت اللہ کے طواف میں طہارت یعنی باوضو ہونا شرط ہے۔

طواف کے بعد مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت:

عمرہ کا طواف مکمل ہونے کے بعد دونوں کندھے ڈھانپ لیں۔ یعنی اضطباع ختم کر دیں (بعض لوگ طواف مکمل کرنے کے بعد بھی حالت اضطباع میں ہی رہتے ہیں جو دُرست نہیں ہے) اور مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر (دو رکعت نماز) ''طواف کا دوگانہ'' (باوضو) ادا کریں۔

(صحیح بخاری کتاب المناسک، حدیث 684)

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (البقرہ 125:2)

''مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو۔''

پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون (قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھنا مسنون ہے۔ (سنن نسائی مترجم، کتاب الحج، حدیث 2968) مقامِ ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کرتے رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ نقش پا شیشے کے گلوب میں رکھا ہوا

ہے جسے ہر حاجی و معتمر طواف کے دوران آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔“ مقام ابراہیم علیہ السلام پر بہت رش ہوتا ہے۔ اس لیے جہاں جگہ ہو یا جہاں لوگ دو رکعت پڑھ رہے ہوں آپ بھی وہاں پڑھ لیں تو آسانی ہوگی۔ طواف میں رکاوٹ نہ بنیں۔ اگر رش نہ ہو تو ملتزم سے چمٹ کر دعائیں مانگیں۔ بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود کا درمیانی حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔

محرم کو طواف کی حالت میں پاک رہنا چاہیے۔

درج ذیل حدیث مبارکہ کی رو سے مسجد حرام نماز کے ممنوعہ اوقات سے مستثنیٰ ہے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اے بنو عبد مناف! بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے کسی کو منع نہ کرو۔ جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن۔“ (ترمذی ابواب الحج ماجاء فی صلاۃ بعد العصر و بعد الصبح فی الطواف لمن یطوف ص:328 و سنن نسائی، کتاب الحج - 1469 ص 283)

آبِ زَمزم:

اب آپ سیر ہو کر زَمزم پئیں اور دعائیں مانگیں۔ روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زَمزم ہے۔

زمزم حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی یادگار ہے چار ہزار سال سے آج تک مسلسل جاری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف کے بعد زمزم پر آ کر سیراب ہو کر زمزم پیتے تھے اور سر مبارک پر بھی ڈالتے تھے۔

زمزم کے پانی کی فضیلت:

زمزم صرف برکت ہی کے لیے نہیں غذا اور شفاء دونوں کے لیے پیا جاتا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے۔ (نیل الاوطار)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ زمزم پیتے وقت اس حدیث کے مطابق کہتے تھے اے اللہ میں قیامت کی پیاس بجھانے کے لیے پی رہا ہوں۔

زمزم دنیا کا سب سے مفید قیمتی اور قابل احترام پانی ہے جب سے جاری ہوا تب سے دنیا میں محترم و مکرم ہے۔

زمزم ایک ٹانک بھی ہے اور خوراک بھی۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ایک عرصہ صرف زمزم پی کر گزارا تھا۔وہ فرماتے ہیں ”میرے لیے زمزم کے پانی کے سوا کوئی خوراک نہ تھی پس میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئیں.. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ پانی بابرکت ہے اور کھانے کی طرح پیٹ بھی بھر دیتا ہے...“ (صحیح مسلم، جلد سوم، حدیث 1858)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پینے کے لیے لوگوں کو تاکید کیا کرتے تھے کہ جہاں تک ہو قبلہ رخ ہو کر اور بسم اللہ کہہ کر تین سانس میں پیو۔

زمزم ہدیہ اور تبرک کے لیے وطن لے جانا جائز اور مباح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پیتے وقت یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّ رِزۡقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع دے ایسے رزق کا سوال کرتا ہوں جو وسعت والا ہو اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (سنن دار قطنی، جلد سوم، حدیث 1144)

سعی صفا و مروہ (صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا):

سعی کے لیے کوہِ صفا کی طرف جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

(ترمذی اردو جلد اوّل، ماجاء کیف طواف، ص 325)

اب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی ہے۔سعی کی ابتدا صفا سے ہو گی اور

اختتام مروہ پر۔صفا سے مروہ کی طرف جانا ایک چکر ہے اور مروہ سے صفا کی طرف لوٹنا دوسرا چکر ہے۔لہٰذا ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

جہاں سبز رنگ کی روشنی (ٹیوب لائٹ) سے آپ نے طواف شروع کیا تھا۔اسی ٹیوب لائٹ کے پیچھے کی جانب صفا پہاڑی ہے۔موجودہ دور میں صفا و مروہ کے تھوڑے نشان باقی رہ گئے ہیں۔جن کو چھوٹی سی دیوار کر کے محفوظ کر دیا گیا ہے۔

سعی کرتے وقت (اضطباع ختم کر دیں اور) اپنے کندھوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا کے قریب پہنچے تو یہ فرمایا:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (البقرہ 158:2) اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ...

(صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث 456)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔میں اس سے ابتدا کرتا ہوں جس سے اللہ نے ابتدا کی ہے۔

جمہور علماء کے نزدیک سعی صفا و مروہ حج اور عمرہ کا رکن ہے۔اس کے بغیر حج اور عمرہ ادا نہیں ہوتا۔

صفا پر دُعا: صفا پہاڑی پر چڑھ کر سعی شروع کرنے سے پہلے کعبۃ اللہ کی طرف رُخ کر کے تین مرتبہ اللہ اکبر کہنا چاہیے۔پھر تین مرتبہ یہ دعا کرنی چاہیے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

(صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث 456 و حصن المسلم ص 140)

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت

کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے لشکروں کو شکست دی۔"

مروہ پر دُعا:

مروہ پر پہنچ کر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے۔ (صحیح مسلم مع شرح نووی ص 257)

مردوں کیلئے دوڑنے کا حکم:

مردوں نے ہر چکر میں دونوں سبز ٹیوب لائٹس جو چھت پر لگی ہیں، کے درمیان "دوڑ کر چلنا ہے" (صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 685) اور خواتین نے تیز نہیں چلنا۔ اس طرح مروہ پہاڑی پر پہنچ کر سات چکر مکمل ہو گئے تو سعی مکمل ہو گئی۔

سعی کے دوران ذکر و اذکار اور دعائیں:

سعی کے دوران ذکر و اذکار اور دعاؤں میں مشغول رہیں، درود شریف پڑھتے رہیں اور دنیا کی باتوں سے اجتناب کریں۔ طواف و سعی کے لیے کمزور و بیمار حجاج کے لیے خود کار وہیل چیئر حرم کعبہ سے فری یا کرایہ پر آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہے۔

عمرہ کا آخری کام حجامت:

مردوں کے لیے (حلق یا قصر) حلق یعنی سر منڈوانا ہی افضل ہے۔ حلق (سر منڈوانے والے کے لیے) نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ جبکہ قصر (بال کتروانے والے کے لیے) ایک مرتبہ بخشش کی دعا فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری حدیث 786، 893, 890)

حجامت دائیں طرف سے شروع کروانا سنت ہے۔ سعی صفا و مروہ کے بعد حلق یا قصر کروا لیں تو حج تمتع کرنے والوں کا عمرہ مکمل ہو گیا۔ آپ کو مبارک ہو۔ آپ حالت اِحرام سے نکل آئے۔ جو پابندیاں اِحرام کی وجہ سے آپ پر عائد ہو گئی تھیں وہ سب اُٹھ گئیں۔

خواتین کیلئے بال کٹوانا:

خواتین اپنے بالوں میں سے انگلی کے پور کے برابر کم کرلیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں پر حلق نہیں مگر قصر کرنا(بال ترشوانا) چاہیے۔ (سنن ابو داوٗد،مترجم اردو، حدیث 217) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی،اردو مترجم،ابواب الحج،ص:344)

نفلی طواف:

طوافِ عمرہ،طوافِ زیارت اور طوافِ وداع کے علاوہ طواف کرنا نفلی طواف کہلاتا ہے۔طواف قدوم مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے طواف قدوم ہوتا ہے۔

نفلی طواف جتنے جی چاہے کرسکتے ہیں۔نفلی طواف عام لباس میں اضطباع،رمل اور سعی صفا و مروہ کے بغیر ہوتا ہے لیکن ہر طواف کے بعد دو رکعت ضرور پڑھنی ہے۔"پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد (سورۃ اخلاص) پڑھنا مسنون ہے۔" (سنن نسائی مترجم،کتاب الحج،حدیث 2968)

طواف کی فضیلت:

بیت اللہ شریف کا طواف نہایت قیمتی عمل ہے۔اس کی بڑی فضیلت ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (حج 29:22) "اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں تو ایسا ثواب ہے جیسے ایک غلام آزاد کیا۔" (سنن ابن ماجہ،ابواب مناسک،حدیث 1122)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اقدس ہے:

اللہ ہر روز اپنے حاجی بندوں کے لیے ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے، جس میں سے ساٹھ رحمتیں ان کے لیے ہوتی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، چالیس ان کے لیے جو وہاں نماز پڑھتے ہیں اور بیس ان لوگوں کے لیے جو کعبے کو دیکھتے رہتے ہیں۔

(آداب زندگی ص115 بحوالہ بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کے نکلا اپنے گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اس کی ماں نے۔ (ترمذی مترجم، ابواب الحج ص:328)

امام اِبن کثیر فرماتے ہیں:

فقہاء کا اِس میں اختلاف ہے کہ بیت اللہ کی نماز افضل ہے یا طواف۔ امام مالک فرماتے ہیں باہر والوں کے لیے طواف افضل ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر ایک کے لیے نماز افضل ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 1 ص199)

حرم میں دونوں عبادتیں ہی بہت قیمتی ہیں جہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گُنا ہے۔ جب انسان حرم سے نکل جاتا ہے تو وہ ان برکات سے دور ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حجاج کرام و معتمرین اللہ تعالیٰ کے گھر میں فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی نمازوں کا بھی اہتمام کریں اور اپنی ہمت و طاقت کے مطابق خوب اور دیوانہ وار طواف بھی کریں۔ لیکن یاد رہے حج سے پہلے خود کو اتنا نہ تھکا لیں کہ بیمار پڑ جائیں۔ حج کے لیے بھی قوت و توانائی سنبھال کر رکھیں۔

حج کا بیان

حج کے لغوی معنیٰ قصد کرنا واارادہ کرنا ہے۔شرعاً وقت مقررہ پر مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف کی زیارت اور منیٰ ،عرفات اورمزدلفہ میں خاص شرائط کے ساتھ عبادات (مناسک ادا) کرنا حج کہلاتا ہے۔

حج کی تین قسمیں:

(1)حج تمتع:

تمتع کا مطلب ہے فائدہ اُٹھانا۔میقات سے صرف عمرہ کی نیت کااحرام باندھنا۔مکہ مکرمہ جا کرعمرہ کرنااور احرام اتار دینا۔پھر 8 ذوالحجہ کو حج کی نیت سے احرام باندھنااورحج کرنا۔تمتع حاجی کے لیے آسان حج ہے۔اوراس میں سہولت ہے۔زیادہ ترحجاج کرام حج تمتع کرتے ہیں۔حج تمتع کیلئے پہلے مکہ مکرمہ جانے والے حجاج عمرہ کی نیت کااحرام باندھیں گے۔ابھی حج کی نیت نہیں کرنی۔احرام باندھتے وقت ان الفاظ میں نیت کریں یعنی زبان سے کہیں: اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَةً ’’اے اللہ میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں۔‘‘ (عمرہ کے لیے احرام باندھتا ہوں) اور بلند آواز میں تلبیہ پکاریں۔یہ عازمین حج مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کریں گے اوراحرام اتاردیں گے پھر 8 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں اپنی رہائش گاہ سے حج کااحرام باندھ کرحج کریں گے۔

حج سے قبل مدینہ منورہ جانے والے:

حج تمتع کرنے والے وہ عازمین حج جو پہلے مدینہ منورہ جارہے ہیں۔ وہ احرام نہیں باندھیں گے بلکہ عام لباس میں مدینہ منورہ جائیں گے اور مدینہ منورہ میں مقررہ دن گزار کر مکہ مکرمہ جاتے وقت ذوالحلیفہ میں واقع مسجد میقات (ابیار علی) سے عمرہ کی نیت کا احرام باندھیں گے اور مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کریں گے اور احرام کھول دیں گے۔ پھر 8 ذوالحجہ کو اپنی رہائش سے حج کی نیت کا احرام باندھیں گے اور حج کریں گے۔

(2) حِج افراد:

میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا اور مکہ مکرمہ جا کر حج کرنا اور احرام اتار دینا۔

حج افراد کا احرام باندھنے والے ان الفاظ میں نیت کریں: اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجًّا۔

(3) حِج قران:

قران کا معنی ہے ملانا۔ یعنی میقات سے حج و عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جانا۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کرنا لیکن احرام نہ کھولنا، بال نہ اتروانا، بلکہ حالت احرام میں ہی رہنا اور اسی احرام میں حج کرنا۔ حج قران وہ لوگ کرسکتے ہیں جو حج کے قریب مکہ مکرمہ پہنچ رہے ہوں۔ حج قران کا احرام باندھنے والے زبان سے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّ حَجًّا "اے اللہ میں عمرہ اور حج دونوں کے لیے حاضر ہوں (عمرہ و حج دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہوں)۔" اور بلند آواز میں تلبیہ پکاریں۔" (ترمذی مترجم اردو جلد اوّل، ص 317) حج قران کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔

کونسا حج افضل ہے؟

حجۃ الوداع میں نبی ﷺ قارن تھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جب طواف تمام ہوا مروہ پر تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لاتا اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور اس کو عمرہ کر لے پھر سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے اس کی اجازت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے اجازت ہے۔ (صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الحج، ص 248) نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے علماء کرام کی ایک جماعت نے دلیل لی ہے کہ حج تمتع افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

حجِ بدل:

کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنے کو حج بدل کہتے ہیں۔ احادیث رسول ﷺ میں مطلقاً حج بدل جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک عورت آئی خثعم قبیلے کی..... اس عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ میرے باپ پر بھی ہوا، اور وہ بوڑھے ہیں کہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے۔

(صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 1454 و صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث 758)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی اپنی ماں کو اور میری

ماں مرگئیں ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہوگیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی بہ سبب میراث کے ۔اس نے عرض کی یارسول اللہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے ۔ کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں روزے رکھو اس کی طرف سے ۔اس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف سے حج بھی کرو ۔ (صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد سوم، کتاب الصیام، ص 145)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے والد صاحب بہت بوڑھے ہو گئے ہیں وہ نہ تو حج کر سکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ وہ اونٹ پر چڑھ سکتے ہیں ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرلو ۔

(سنن نسائی، جلد دوم، حدیث 548)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا اے اللہ میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بھائی ہے ۔ یا میرا قریبی رشتہ دار ہے ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اپنی طرف سے حج کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا ۔

(سنن ابوداؤد، جلد دوم، حدیث 48 وسنن ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1063 ومشکوۃ، جلد دوم، حدیث 1068)

یہ حدیث طبرانی نے "الاوسط" میں ذکر کی ہے، جس سے حج بدل کرایا جائے، ضروری ہے کہ نیک، صالح اور حج کے اعمال کو جانتا ہو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص اپنے ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے، تو حج ان کی طرف سے ہوگا، اور اس کے لیے دس حج کی فضیلت ہوگی) ۔

(رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار، ص 190 بحوالہ مجمع الزوائد)

اور آپ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے کہ (جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے، تو ان کی طرف سے اور اس کی طرف سے بھی قبول ہوتا ہے، اور ان کی ارواح کو آسمان میں خوشخبری دی جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمانبردار لکھا جاتا ہے)

(دار قطنی جلد 6، حدیث 2573)

مسائل وفوائد:

1- حج بدل وہ شخص کرسکتا ہے جس نے پہلے اپنا حج کیا ہو۔

2- ایسا صاحب استطاعت شخص جو خود دائمی معذور ہے یا بوڑھا ہے اور مستقلاً سفر کی قدرت نہیں رکھتا دوسرے سے حج کرا سکتا ہے۔

3- مرد کا عورت کی طرف سے اور عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا درست ہے۔

4- مرحوم ماں باپ کی طرف سے حج درست ہے۔ خواہ انہوں نے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

5- کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کے علاوہ عمرہ کرنا بھی جائز ہے۔

6- میّت کے ورثاء سے ہر کوئی حج بدل کرسکتا ہے۔

7- حج کی نذر ماننے والا شخص اگر فوت ہوجائے تو اس کے ورثاء اس کی طرف سے حج ادا کریں۔

8- حج بدل میں احرام کی نیت کے وقت اس شخص کا نام لیا جائے جس شخص کا حج کرنا مقصود ہے۔

9- علماء کے مطابق اگر آپ نے اپنی طرف سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا، تو اب نیت کو ماں باپ یا کسی اور کے لیے تبدیل کرنا درست نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمان کی وجہ سے (وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ) اور تم حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو اور اگر کسی کی نیت سے احرام باندھا تو اسی کی طرف سے پورا کریں، احرام باندھنے کے

بعد نیت میں تبدیلی نہیں ہوگی۔

(رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار ص 208)

10- حج بدل کرنے والا کسی کی طرف سے حج وعمرہ دونوں ادا کرتا ہے تو وہ قربانی بھی کرے گا اور اپنی قربانی علیحدہ کرے گا۔ اپنی قربانی کا انتظام چاہے وطن میں کر کے جائے چاہے مکہ مکرمہ میں کرے۔

بچّے کا حج:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کچھ اونٹوں کے سوار روحاء میں ملے اور آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ مسلمان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ان لوگوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول ہوں۔ تو ایک عورت نے ایک لڑکے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا، کیا اس کا حج صحیح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے اور ثواب اس کا تم کو ہے (یعنی ماں باپ کو)۔ (صحیح مسلم کتاب الحج ص 364)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بچہ بھی حج کرے اور پھر وہ سن بلوغت کو پہنچ جائے تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔

(سنن کبریٰ للبیہقی، جلد ششم، حدیث 8)

حج کے ارکان:

واضح ہو جمہور علماء کے نزدیک حج کے چار مناسک ایسے ہیں جو حج کے ارکان و فرائض ہیں وہ یہ ہیں:

(1) حج کی نیت کرنا اور احرام باندھنا۔ (2) وقوف عرفات (عرفات میں ٹھہرنا)

(3) طوافِ زیارت کرنا۔ (4) صفا مروہ کی سعی کرنا۔

مسئلہ: جس نے ایک رکن بھی چھوڑ دیا اس کا حج مکمل نہیں ہوا۔

حج کے واجبات:

اسی طرح چند واجبات حج ہیں:

(1) احرام میقات سے باندھنا۔ (2) وقوف مزدلفہ۔

(3) ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔ (4) تینوں شیطانوں کو باترتیب کنکریاں مارنا

(5) حجامت بنوانا۔ (6) طواف وداع کرنا۔

مسئلہ: جس نے کوئی ایک واجب بھی چھوڑ دیا اس کا حج تو صحیح ہوگیا لیکن واجب چھوڑنے کے بدلے اُس پر ایک قربانی لازم ہے "جس کو مکہ میں ذبح کرے اور وہاں کے فقراء میں تقسیم کر دے اور خود نہ کھائے۔"

مناسک حج کی تفصیل

8۔ذوالحجہ	حج کا پہلا دن	رہائش گاہ سے احرام باندھ کر منیٰ جانا۔ یہ اِحرام حج تمتع والے باندھیں گے۔حج قران اور حج افراد والے حجاج پہلے ہی اِحرام میں ہیں۔
9۔ذوالحجہ	حج کا دوسرا دن	1۔منیٰ سے عرفات جانا۔ 2۔عرفات میں ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں اکٹھی اور قصر کر کے ظہر کے وقت ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرنا۔ 3۔غروب آفتاب تک وقوف عرفات کرنا۔ 4۔غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کے لیے نکلنا۔ 5۔مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی اور قصر کر کے ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرنا۔ 6۔رات مزدلفہ میں گزارنا۔
10۔ذوالحجہ	حج کا تیسرا دن	1۔مزدلفہ میں فجر کی نماز ادا کر کے وقوف مزدلفہ کرنا۔ 2۔طلوع شمس سے قبل مزدلفہ سے منیٰ کیلئے نکلنا۔ 3۔منیٰ پہنچ کر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔ 4۔قربانی کرنا۔ 5۔حجامت کروانا۔ 6۔طواف زیارت کرنا۔ 7۔صفامروہ کی سعی کرنا۔
11۔ذوالحجہ	حج کا چوتھا دن	منیٰ میں قیام اور رمی جمرات (شیطانوں کو کنکریاں مارنا)۔

12۔ذوالحجہ	حج کا پانچواں دن	منیٰ میں قیام اور رمی جمرات۔
12 ذوالحجہ کی رمی کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ چلے جانا جائز ہے۔		
حج کا آخری کام: وطن آنے سے پہلے طواف وداع کرنا۔		

مناسک حج کا آغاز

8 ذوالحجہ، حج کا پہلا دن

یوم الترویہ منیٰ روانگی:

منیٰ روانگی کا کوئی وقت متعین نہیں، تاہم سنت یہ ہے کہ ظہر سے پہلے منیٰ میں پہنچ جانا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر کی نماز منی میں جا کر ادا فرمائی۔ (صحیح بخاری کتاب المناسک، حدیث 715) سنت رسول ﷺ ہے کہ پہلے غسل کریں، رہائش گاہ سے حج کا احرام باندھیں، اور حج کی نیت کریں۔ اور زبان سے کہیں: اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجًّا ''اے اللہ میں حج کے لیے حاضر ہوں'' (حج کے لیے احرام باندھتا ہوں)

اور بلند آواز میں تلبیہ پکاریں: لَبَّیْکَ۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

''میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بلا شبہ تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور ملک (بھی) تیرے ہی لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔''

انتظامی امور کے پیشِ نظر بعض معلم 7 اور 8 ذوالحجہ کی درمیانی شب ہی حجاج کو منیٰ لیجانا شروع کر دیتے ہیں۔ حجاج کرام کی سہولت کے لیے ''مشاعر ٹرین'' سروس بھی شروع ہو چکی ہے جس سے منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا سفر بہت آسان ہو گیا ہے۔

حجاج مکہ مکرمہ سے سارا سامان لے کر منیٰ نہ جائیں بلکہ صرف ضروری سامان لے کر جائیں، منیٰ میں اپنا مکتب یاد رکھیں کیونکہ مزدلفہ سے واپسی پر بعض حاجی اپنے مکتب کی جگہ بھول جاتے ہیں اور بہت پریشان ہوتے ہیں۔

منیٰ میں جگہ جگہ نقشے لگے ہوتے ہیں۔ان سے رہنمائی حاصل کریں۔حجاج نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء (اور فجر 9 ذوالحجہ کی) منیٰ میں اپنے اپنے وقت پر پڑھنی ہے۔سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ منیٰ و عرفہ و مزدلفہ میں ہر نماز قصر پڑھی جائے،مغرب اور فجر......میں قصر نہیں ہوتی۔

ہمارے آقا امام الانبیاء خاتم النبیین اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ (صحیح بخاری، جلد اوّل، حدیث 608) تم نماز اُسی طرح پڑھو جیسے تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت لوگ تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ (صحیح مسلم، جلد اوّل حدیث 1593)

حضرت حارثہ بن خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو منی میں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہمارا شمار اس وقت سب وقتوں سے زیادہ تھا۔اور ہم اتنے بے ڈر کسی وقت میں نہ تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناسک، باب الصلوٰۃ بمنی، حدیث 718)

حضرت داؤد بن ابی عاصم ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منی کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں سنا اور ان پر ایمان لائے ہو؟ وہ منی میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ، جلد سوم، حدیث نمبر 66)

حضرت حفص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منی میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بستر پر آجاتے تو میں نے کہا کہ اے میرے چچا کاش کہ آپ فرض کے بعد دو رکعت اور پڑھتے (یعنی سنت کی) تو انہوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنی (فرض) نماز ہی پوری پڑھ لیتا۔ (صحیح مسلم، جلد اوّل حدیث 1573)

مسلم شریف میں بیان کردہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں دس روز قیام فرمایا۔ حجۃ الوداع میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منی و عرفات و مزدلفہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قصر نماز پڑھائی۔ اس موقعہ پر مکہ مکرمہ کے رہائشی (یعنی مقامی) اور مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے (یعنی غیر مقامی) کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ چالیس ہزار اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھے۔ ان سب نے اپنے آقا علیہ صلوۃ والسلام کی امامت میں قصر نماز ادا فرمائی۔ واللہ اعلم بالصواب!

نمازوں کے علاوہ آج کوئی اور کام نہیں۔

9 ذوالحجہ، حج کا دوسرا دن

منٰی سے عرفات کو روانگی:

عرفات ہی وہ میدان ہے جس میں حاضر ہونے کا نام حج ہے۔ غروب آفتاب تک اس میدان میں حاضر رہ کر ذکر، دعاء، تسبیح تہلیل، قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سکھلائی ہوئی دعاؤں کو پڑھتے رہنا ضروری ہے۔ یہی وہ چند گھنٹے کا وقت ہے جس کے لیے ہزاروں میل کا سفر اور لاکھوں روپے صرف کیے گئے ہیں۔ یہ وقت باتوں میں، غفلت میں، فضولیات میں ضائع نہ کریں۔

سورج طلوع ہونے کے بعد حاجی منٰی سے عرفہ (میدان عرفات) کی طرف جائیں گے تاہم انتظامی امور کے پیش نظر معلّم رات کو بھی حجاج کو عرفات لیجانا شروع کر دیتے ہیں اس کی باقاعدہ پیشگی اطلاع دیتے ہیں۔ حجاج اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے تلبیہ پکارتے ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سکون اور وقار کے ساتھ روانہ ہوں۔ ہر حاجی کو زوال سے پہلے ہر صورت عرفات پہنچ جانا چاہیے اور اطمینان کر لینا چاہیے کہ وہ میدانِ عرفات میں ہی ہے کیونکہ وادیِ عُرنہ (نمرہ) عرفات کا حصہ نہیں۔ اسی طرح مسجد نمرہ کا بھی کچھ حصہ حدود عرفات سے باہر ہے اور حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے۔

میدان عرفات کے چاروں طرف بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے ہیں جو حدود عرفات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

عرفات میں عورتیں اور کمزور افراد اپنے مکتب چھوڑ کر مسجد نمرہ جانے کی کوشش میں ساتھیوں سے بچھڑ جاتے ہیں۔ اور ساری عبادتیں بھول جاتے ہیں۔ اس لیے ایسے حجاج کے لیے آسانی اس میں ہے کہ وہ مکتب میں ہی نماز ادا کر لیں۔

عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا:

سنت رسول ﷺ ہے کہ عرفات میں ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں اکٹھی اور قصر ظہر کے وقت ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کریں۔

نبی ﷺ کے حجۃ الوداع کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

"پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھی اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت وغیرہ) پھر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ کھڑے ہونے کی جگہ تشریف لائے۔ (صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب الحج، ص 251)

آپ ﷺ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ جمع یہاں جائز اور مشروع ہے (صحیح مسلم مع شرح نووی کتاب الحج صفحہ 262) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب امام کے ساتھ (عرفات میں) نماز نہیں ملتی تھی تو بھی جمع کرتے تھے۔ (بخاری، جلد دوم، باب الجمع بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ، ص 526) لہٰذا سنت یہ ہے کہ عرفات میں (ظہر، عصر)، مزدلفہ میں (مغرب اور عشاء) مطلقاً جمع کرنا چاہیے خواہ آدمی مسافر ہو یا نہ ہو، امام کے ساتھ نماز پڑھے یا اکیلا پڑھے۔ واللہ اعلم بالصواب

وقوف عرفات:

زوالِ آفتاب کے بعد وقوف عرفات کا وقت ہے جسے ضائع نہ کریں۔ نمازوں کے بعد وقوف عرفات کریں۔ واضح ہو وقوف عرفات حج کا نہایت اہم اور ضروری رکن ہے۔ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ (بلکہ حج فوت ہو جاتا ہے) حدیث مبارکہ کی رو سے دیر سے عرفات پہنچنے

والا" جو شخص دسویں شب (مزدلفہ کی رات یعنی 9،10 ذوالحجہ کی درمیانی رات) کو فجر سے پہلے وہاں آ جائے گا، اس کا حج پورا ہو جائے گا۔" (سنن ابوداؤد مترجم اردو، حدیث 183)

"حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے، یعنی جو نویں تاریخ ذوالحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج پالیا۔" (ترمذی مترجم، اردو جلد اوّل، ابواب الحج، ص 336) "اگرچہ ایک ساعت میں اس وقت کے اندر عرفات میں ٹھہرے۔" (سنن نسائی مترجم، کتاب الحج، حدیث 3021)

لیکن جو شخص عرفات نہیں پہنچا اس کا حج نہیں ہوا۔

(عرفات) عرفہ کی دعا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے اچھی دعا عرفہ کے دن کی ہے اور سب سے اچھی دُعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہی وہ یہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

"اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (حصن المسلم ص 141)

میدانِ عرفات میں کثرت سے دُعائیں کریں:

"دوسرے اذکار اور دعائیں بھی کثرت سے پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود پڑھیں اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگیں۔ آپ ﷺ جب بھی دعا مانگتے تھے تو دعا کو تین تین مرتبہ دہراتے تھے۔ عرفات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے رب کی ناراضگی سے ڈریں اور اس کے سامنے عجز و انکساری کریں اور رحمت اور مغفرت کی اُمید رکھیں۔" اپنے لیے اپنے والدین کیلئے اپنے گھر والوں کیلئے اپنی اولاد کیلئے اپنے عزیز و اقارب کیلئے، جن

لوگوں نے دعاؤں کیلئے کہا ہے ان کیلئے اور دیگر مسلمان بھائیوں کیلئے قبلہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ ممکن حد تک بلند کر کے دُعائیں کریں۔

عرفہ کے دن کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عرفات سے زیادہ کسی اور دن اللہ تعالیٰ بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا اور فرشتوں کے سامنے بندوں کا حال دیکھ کر فخر فرماتا ہے۔" (صحیح مسلم، جلد سوم، ص 375)

ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ فخر کرتا ہے۔ عرفات والوں سے ملائکہ پر اور کہتا ہے دیکھو میرے بندوں کو آئے میرے پاس پریشان حال گرد پڑے ہوئے۔ (موطا امام مالک، کتاب الحج، ص 485)

"اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کو کہتا ہے کہ اے آسمان کے رہنے والو تم میرے بندوں کی طرف نہیں دیکھتے ہو جو دور دور سے آئے ہیں اور ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور گرد آلود ہو رہے ہیں۔ اپنے مالوں کو ان لوگوں نے خرچ کیا ہے۔ اور اپنے جسموں کو انہوں نے تکلیف دی ہے۔ مجھے اپنی عزت اور اپنے جلال اور اپنے کرم کی قسم ہے کہ ان میں سے جو نیکو کار ہیں ان کے طفیل ان کے بدکاروں کو بخش دوں گا اور گناہوں سے ان کو ایسا پاک اور صاف کر دونگا جیسے کہ کوئی ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا"

(غنیۃ الطّالبین۔ص 389)

اس دن کی فضیلت میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، سلام کیا، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ عرفات اور اہلِ مشعر الحرام کی مغفرت فرما دی، اور ان کے ساتھ جو اِن کے آس پاس تھے ان کی بھی، تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ صرف ہمارے ساتھ خاص ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت تک آنے والوں کے لیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشی سے فرمایا، ''کثر خیر ربنا و طاب'' ہمارے رب کا انعام بہت زیادہ اور اچھا ہے۔

(رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار، ص:145)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں دیکھا جاتا شیطان کسی روز ذلیل اور منحوس اور غضبناک زیادہ عرفے کے روز سے اس وجہ سے کہ دیکھتا ہے اس دن خدا کی رحمت اُترتی ہوئی اور بڑے بڑے گناہ معاف ہوتے ہوئے مگر بدر کے روز بھی شیطان کا یہی حال تھا۔ لوگوں نے کہا اس دن کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ فرمایا آپ نے کہ دیکھا اس نے جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کی صف باندھے ہوئے۔ (موطا امام مالک، کتاب الحج، حدیث 245، ص:485)

''۔۔۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کی اور میری اُمت کو بخش دیا تو اس نے مٹی اُٹھائی اور اپنے سر پر ڈالنے لگا اور کہنے لگا ہائے خرابی، ہائے تباہی۔۔۔۔۔'' (سنن ابن ماجہ، حدیث 1180)

خطبہ حجۃ الوداع (زندگی کا منشور):

یہاں یہ بات بیان کرنا انتہائی ضروری ہے کہ اُمت مسلمہ کا ہر فرد اُس خطبہ حجۃ الوداع کو بھی اپنی زندگی کا منشور بنا لے جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات ہی کے وسیع وعریض میدان میں ظہر سے قبل ارشاد فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لوگو! میری بات سنو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسانو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا

سکو۔تم میں زیادہ عزت و کرامت والا اللہ کی نظروں میں وہی ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔

تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہمیشہ کے لیے۔ان چیزوں کی حرمت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذوالحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے تم سب اپنے رب کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔لوگو ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

دیکھو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت وخون کرنے لگو۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔

دورِ جاہلیت کے سارے دستور میرے پاؤں تلے روندے جا چکے۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز ادا کرو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔اپنے اللہ کے گھر کا حج کرو۔ (صحیح بخاری، جلد دوم)

عرفات میں آپ ﷺ پر سورۃ المائدہ کی آیت 3 نازل ہوئی جس میں اللہ کریم نے فرمایا آج ہم نے آپ کا دین مکمل کر دیا اور آپ ﷺ پر اپنی نعمت پوری کر دی اور دین اسلام کو آپ ﷺ کے لیے پسند کر لیا۔

ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت ہمارے اوپر اُترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ (سنن نسائی کتاب الحج، حدیث 3007)

حاجی کو یہ دن میدان عرفات میں گزارنا ہے:

جب عرفات میں سورج (کی ٹکیہ) غروب ہو جائے تو آپ نے مغرب کی نماز ابھی

عرفات میں نہیں پڑھنی بلکہ عرفات سے مزدلفہ روانہ ہونا ہے اور یہ نماز مزدلفہ پہنچ کر پہلے مغرب اور پھر عشاء ملا کر پڑھنی ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب المناسک، حدیث 732-733)

عرفات سے بعد از غروبِ آفتاب مزدلفہ کی طرف روانگی:

عرفات میں غروبِ آفتاب کے بعد آپ نے سکون اور وقار کے ساتھ مزدلفہ روانہ ہونا ہے۔ کمزور اور ناتواں حجاج سواری پر جائیں۔ جوان لوگ پیدل بھی جا سکتے ہیں۔

پیدل چلنے والوں کے لیے سڑک (طریق المشاۃ) مسجد نمرہ سے سیدھی مزدلفہ اور منٰی کی طرف جاتی ہے۔ مزدلفہ میں بڑے سائز کے سائن بورڈ لگائے گئے ہیں جو حدود مزدلفہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔

مزدلفہ میں پہنچ کر جہاں جگہ ملے ٹھہر جائیں، مزدلفہ کا سارا میدان جائے وقوف ہے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنا:

مزدلفہ پہنچنے کے فوراً بعد مغرب تین رکعت اور عشاء دو رکعت قصر ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع کر کے ادا کریں۔ (صحیح بخاری، حدیث 733، صحیح مسلم کتاب الحج) ان دونوں نمازوں کے درمیان یا بعد میں کوئی نوافل یا سنتیں پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ پہنچے اور وہاں مغرب اور عشاء پڑھی ایک اذان سے اور دو تکبیروں سے اور دونوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، ص 251)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی مزدلفہ میں اور ان کے بیچ میں ایک رکعت بھی نہیں پڑھی۔ اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعت پڑھیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی آخر عمر تک مزدلفہ میں اسی

طرح پڑھتے رہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، ص 323)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ ہر ایک کے لیے الگ الگ تکبیر ہوئی لیکن ان کے بیچ میں سنت نہیں پڑھی اور نہ ان کے بعد۔ (صحیح بخاری، حدیث 733)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ فجر اس دن معمول وقت سے پہلے ادا فرمائی۔ (صحیح بخاری، حدیث 742 وصحیح مسلم، کتاب الحج ص 251)

مزدلفہ سے کنکریاں چن لیں:

نمازیں پڑھنے کے بعد مزدلفہ کے میدان سے 70 کنکریاں چن لیں۔ یہ کنکریاں منٰی سے بھی لی جاسکتی ہیں۔ لیکن مزدلفہ سے لینا مستحب ہیں اور آسانی سے مل بھی جاتی ہیں۔ کنکریوں کا سائز چنے کے دانے کے برابر ہو۔ کنکریوں کے لیے کپڑے کی ایک چھوٹی سی تھیلی وطن سے لے کر جائیں۔

حجاج نے یہ رات مزدلفہ میں بسر کرنی ہے۔

مزدلفہ میں رات گزارنا بعض علماء کے نزدیک حج کا رکن اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔ لیکن جمہور کی رائے یہ ہے کہ واجب ہے۔

وقوف مزدلفہ:

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (البقرہ 198:2)

جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی کرو۔

حضرت عروہ بن مضرِّس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے (وقوف کرتے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے

ہمارے ساتھ یہ نماز (فجر کی) اس جگہ پڑھی پھر ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا اور اس سے پہلے رات یا دن میں عرفات میں ٹھہرا اس کا حج پورا ہو گیا۔ (سنن نسائی مترجم،کتاب الحج،حدیث 3044)

"مزدلفہ میں نمازِ فجر کے بعد (وقوف مزدلفہ کرتے ہوئے) کثرت سے اللہ کا ذکر کریں، تکبیریں کہیں، توبہ استغفار کریں اور دعا مانگیں۔"

10 ذوالحجہ، حج کا تیسرا دن:

مزدلفہ سے منیٰ روانگی:

حجاج کرام فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھیں گے نماز کے بعد وقوف مزدلفہ کریں گے اور سورج نکلنے سے پہلے منیٰ روانہ ہو جائیں گے۔ عذر والے مثلاً عورتیں اور کمزور لوگ آدھی رات کے بعد منیٰ کے لیے روانہ ہو سکتے ہیں۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر 839،836 کتاب المناسک)

چلتے ہوئے کثرت سے لبیک پکاریں۔

وادی محسّر:

جب وادی محسر آجائے تو جلدی سے گزر جائیں یہ وہ جگہ ہے جہاں ابرہہ کے لشکر کو غول دَر غول پرندوں نے کنکریوں سے حملہ کر کے خاکستر کر دیا تھا۔ جس کا ذکر سورۃ فیل میں ہے. مزدلفہ سے منیٰ کے لیے جو لوگ طاقت رکھتے ہوں پیدل بھی جا سکتے ہیں۔ لیکن کمزور اور بوڑھے لوگ سواری پر جائیں۔

منیٰ میں حج کے تیسرے دن حاجی کے ذمہ چار کام:

پہلا کام – رمی جمرہ عقبہ:

آج (پہلے دو شیطان چھوڑ کر) صرف جمرہ عقبہ (بڑے شیطان کو) جو منیٰ کے آخر

میں اور مکہ مکرمہ کی طرف ہے یکے بعد دیگرے سات کنکریاں مارنی ہیں۔

کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ (لبیک) پکارنا بند کر دیں۔

(جامع ترمذی، باب ما جاء متی یقطع التلبیہ، ص 345 وسنن نسائی، حدیث 3085)

کنکری ایک ایک کر کے ماریں۔ ہر کنکری مارتے وقت ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر (تکبیر) کہیں۔

جمرہ عقبہ کی رمی کا مسنون اور افضل وقت:

نبی ﷺ نے دسویں تاریخ کو (یوم النحر کے دن) جمرہ (عقبہ) کو آفتاب نکلنے کے بعد دن چڑھے کنکریاں ماریں۔ (سنن نسائی، حدیث 3068 وصحیح مسلم، کتاب الحج، ص 331) لہٰذا اس جمرے (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنے کا مستحب اور افضل وقت یہی ہے۔

رمی میں تاخیر:

اگر کسی وجہ سے رمی میں تاخیر ہو جائے تو علماء کے مطابق 11 ذوالحجہ کی نمازِ فجر سے پہلے تک بھی کنکریاں مار سکتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا میں نے شام کے بعد کنکریاں ماریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 781-791 وسنن نسائی، حدیث 3072)

کنکریاں مارنے کیلئے کشادہ پُل:

شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے لیے نہایت کشادہ پل بنائے گئے ہیں کنکریاں مارنے کے بعد حاجی منیٰ میں اپنے اپنے مکتب میں پلوں کے دائیں یا بائیں نکلنے والے راستوں سے واپس آسکتے ہیں۔ سیدھا راستہ مکہ مکرمہ جاتا ہے۔ جمرات کے پل تعمیر

ہونے کے بعد رمی جمرات اب نہایت آسان ہوگئی ہے۔

دوسرا کام:

قربانی: جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے۔حج تمتع اور حج قران کرنے والے پر قربانی واجب ہے۔حجِ افراد والے پر قربانی واجب نہیں ہے۔حاجی کے لیے خود قربانی کرنا آسان کام نہیں ہے۔قربانی کا سب سے آسان طریقہ قربانی بذریعہ ٹوکن ہے جو حکومت کے مقرر کردہ نرخوں میں مکہ مکرمہ میں دستیاب ہوتا ہے۔اس کے علاوہ ٹور آپریٹر بھی اپنے گروپ کے حجاج کے لیے قربانی کا انتظام کرتے ہیں۔

اگر کوئی شخص 10 ذوالحجہ کو کسی وجہ سے قربانی نہ کرسکے تو ایامِ تشریق 11،12،13 ذوالحجہ میں بھی قربانی کرسکتا ہے۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منیٰ کا میدان مکمل قربان گاہ ہے اور ایام تشریق (11,12,13 ذوالحج) تمام قربانی کے ایام ہیں۔(سنن کبری للبیہقی، جلد ششم ،حدیث 1622 جلد نہم، حدیث 5397, 5398,5400)

اگر قربانی کی طاقت نہ ہو: تو وہ تین روزے تو حج کے دنوں میں رکھ لے اور سات روزے جب اپنے وطن پہنچے تب رکھ لے۔ یہ پورے دس ہو گئے۔ یہ حکم ان کے لیے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں۔(سورۃ البقرہ 2:196) ”علماء کا فرمان ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ یہ روزے عرفہ سے پہلے ذوالحجہ کے دنوں میں رکھ لے۔“ (تفسیر ابن کثیر، جلد اول، ص273)

تیسرا کام:

حجامت: (حلق یا قصر)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيۡنَ ۙ مُحَلِّقِيۡنَ رُءُوۡسَكُمۡ وَ مُقَصِّرِيۡنَ ۙ لَا تَخَافُوۡنَ ؕ

ان شاء اللہ تم یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے۔ سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر۔ (الفتح 27:48)

قربانی کے بعد مرد حجامت (حلق یا قصر) کروالیں۔ سر منڈوانا یعنی حلق زیادہ افضل ہے۔ حلق (سر منڈوانے والے کے لیے) نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ جبکہ قصر (بال کتروانے والے کے لیے) ایک مرتبہ بخشش کی دُعا فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 786)

عورت اپنے بالوں میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کر لے۔

تحلل اوّل:

مندرجہ بالا تین مناسک ادا کرنے کے بعد آپ پر وہ چیزیں حلال ہو جائیں گی جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔ اب آپ احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں لیکن ایک پابندی ابھی باقی رہے گی وہ یہ کہ اگر بیوی ساتھ ہے تو طواف زیارت کرنے تک کوئی تعلق قائم نہیں کر سکتے۔ اس کو تحلل اوّل کہا جاتا ہے۔

چوتھا کام:

طواف زیارت وسعی صفا و مروہ کے لیے مکہ مکرمہ جانا:

اللہ کریم نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا:

ثُمَّ لۡيَقۡضُوۡا تَفَثَهُمۡ وَلۡيُوۡفُوۡا نُذُوۡرَهُمۡ وَلۡيَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ (الحج 29:22)

”پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں، اور اپنی نذریں پوری کریں، اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔“

طوافِ زیارت کا مسنون وقت:

اب حاجی کو طوافِ زیارت کے لیے مکہ مکرمہ جانا ہے۔ طواف زیارت نحر کے دن ہی کر لینا مسنون و مستحب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف افاضہ 10 ذوالحجہ یعنی یوم النحر میں ادا فرمایا تھا۔ جو عام لباس میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں فرمایا۔

اس طواف کو طواف افاضہ بھی کہا جاتا ہے اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی کسی وجہ سے 10 ذوالحجہ کو یہ طواف زیارت نہ کر سکے تو ایام تشریق 11، 12، 13 ذوالحجہ کے دوران کرے۔

طوافِ زیارت کی سعی کا طریقہ وہی ہے۔ جو عمرہ کے عنوان میں بیان ہو چکا ہے۔

جب حاجی طوافِ زیارت وسعی صفا و مروہ سے فارغ ہو جائے تو اس پر احرام کی تمام پابندیاں بشمول بیوی کے اُٹھ جائیں گی۔

منیٰ میں قیام:

طوافِ زیارت کرنے کے بعد حاجی مکہ مکرمہ سے پھر منیٰ میں واپس آئے۔ اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارے۔ اگر منیٰ کی اقامت جان بوجھ کر یا بھول کر یا لاعلمی کی بنا پر چھوڑ دی تو دم (خون بہا) واجب ہوگا۔

یہ سارے کام اسی ترتیب سے کرنا ہی مسنون ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے تقدیم و تاخیر ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اقدس کے مطابق کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قربانی، سر منڈانے اور کنکریاں مارنے اور ان میں تقدیم و تاخیر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب المناسک، حدیث 790)

آپ ﷺ نے ان صورتوں میں نہ کوئی گناہ لازم کیا، نہ فدیہ، نہ کوئی اور چیز واجب کی، قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ ﷺ بیان فرما دیتے۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ سے رخصت ثابت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المناسک حدیث 779,780،781، 792-791،صحیح مسلم،کتاب الحج)

بعض علماء کرام کے مطابق یہ ترتیب واجب ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اگر کوئی حاجی یوم النحر کے دن طواف افاضہ نہیں کر سکا تو سنن ابو داؤد شریف کی روایت کے مطابق اس کا احرام ابھی باقی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جب تم اس میں کنکریاں مار چکو تو حلال ہو جائیں گی تم پر وہ چیزیں جو احرام میں حرام تھیں سوائے عورتوں کے جب تک طواف سے فارغ نہ ہو پھر تم نے شام کی اور طواف بھی نہ کیا تو تمہارا احرام باقی ہے۔ ویسا ہی جیسے تھا قبل کنکریاں مارنے کے یہاں تک کہ طواف کرو۔ (سنن ابو داؤد، باب الافاضہ فی الحج، حدیث 231) مگر اکثر ائمہ و علماء کا اس حدیث پر عمل نہیں ہے۔ ان کے نزدیک پہلے تین (مناسک) کام کر لینے کے بعد تحلل اول حاصل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

11 ذوالحجہ، حج کا چوتھا دن:

منیٰ میں قیام اور رمی جمرات:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِذَا قَضَیۡتُمۡ مَّنَاسِکَکُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا (البقرہ 2:200)

”پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔“

ایّام منیٰ میں اللہ کا ذکر:

مسلمانوں کو کہا جا رہا ہے کہ جب تم 10 ذوالحجہ کو کنکریاں مارنے، قربانی کرنے، سر منڈانے، طواف کعبہ اور سعی صفا و مروہ سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے بعد جو تین دن منیٰ میں قیام کرنا ہے۔ تو وہاں خوب اللہ کا ذکر کرو۔

ایّامِ تشریق یعنی 11، 12 اور 13 ذوالحجہ کو ذکرِ الٰہی اور بلند آواز میں تکبیرات (تشریق) پڑھنا مسنون ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ (البقرہ 2:203)

"اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایّامِ تشریق) میں کرو۔"

رمی جمرات (شیطانوں کو کنکریاں مارنا):

حدیثِ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ایام تشریق میں رمی جمرات کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہے۔ آج صرف ایک کام ہے۔ آپ نے زوال آفتاب کے بعد چھوٹے درمیانے اور پھر بڑے یعنی تینوں شیطانوں کو یکے بعد دیگرے سات سات کنکریاں مارنی ہیں۔ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا ہے۔

پہلے دونوں جمرات کے پاس دعائیں:

حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ ہم کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس جمرہ کو کنکریاں مارتے، جو منیٰ میں قربان گاہ کے نزدیک ہے (یعنی جمرہ اولی پہلا شیطان) تو اسے سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری مارتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ (دعاء کے لیے) اُٹھاتے اور بڑی دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرے (یعنی جمرہ وسطیٰ) کے پاس آتے۔ اسے

سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے ۔ پھر بائیں طرف مڑتے اور قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ (بڑا شیطان جو منیٰ میں سب سے آخر میں ہے) کے پاس آتے اسے سات کنکریاں مارتے اور اس کے پاس (دعاء کے لیے) نہیں ٹھہرتے تھے ۔ زہری نے کہا میں نے یہ حدیث سالم سے سنی وہ اپنے باپ ابن عمر سے نقل کرتے تھے ابن عمر ایسا ہی کرتے تھے ۔ (سنن نسائی، کتاب الحج، حدیث 3088)

12 ذوالحجہ 'حج کا پانچواں دن:

منیٰ میں قیام اور رمی جمرات:

آج صرف ایک کام ہے ۔ آپ نے ''زوال کے بعد'' (نسائی 3068) تینوں شیطانوں کو اسی ترتیب سے یعنی پہلے چھوٹے پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کو سات سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارنی ہیں ۔ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا ہے ۔ اس طرح اب تک ماری گئی کنکریوں کی تعداد 7 (1×7) کنکریاں 10 تاریخ کو (3×7) 21 گیارہ تاریخ کو (3×7) 21 بارہ تاریخ کو 49 ہوگئی ۔

کنکریاں مارنے کیلئے نائب بنانا:

عذر والے، بیمار اور کمزور حجاج جو خود رمی نہ کر سکتے ہوں، کنکریاں مارنے کے لیے کسی کو نائب بنا سکتے ہیں ۔ لیکن تندرست آدمی کیلئے کسی کو وکیل بنانا جائز نہیں ۔

نوٹ: منیٰ میں تین دن اور تین راتیں قیام کرنا افضل ہے ۔ جس کو جلدی ہو وہ دو راتیں گزارے ۔ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِيۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ‌ۚ (البقرہ 2:203)

''دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں ۔''

11 اور 12 ذوالحجہ کی رمی کے بعد جو منیٰ سے جلد چلے جانا چاہے اس کے لیے جائز

ہے۔اس کو 12 ذوالحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے ہی منیٰ سے نکل جانا چاہیے اس صورت میں بقیہ 21 کنکریاں پھینک دی جائیں۔

13 ذوالحجہ، حج کا چھٹا دن:

12 ذوالحجہ کی رمی کے بعد جو حاجی تاخیر کرے اور 12 ذوالحجہ کا سورج منیٰ میں ہی غروب ہوگیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ تیسری رات بھی منیٰ میں گزارے اور پھر تیسرے دن یعنی 13 ذوالحجہ کو بھی تمام شیطانوں کو اسی ترتیب سے سات سات کنکریاں زوال کے بعد مارے اور پھر مکہ مکرمہ روانہ ہو جائے اس طرح کنکریوں کی کل تعداد 70 ہو جائے گی۔

اگر آپ ایامِ منیٰ کے دوران ہی طواف زیارت کر چکے ہیں تو آپ کا حج مکمل ہو چکا ہے اور تمام ممنوعہ چیزیں حلال ہیں۔لیکن حج کا آخری واجب،طواف وداع ابھی باقی ہے۔

مکہ چھوڑنے (یعنی وطن آنے) سے پہلے طواف وداع:

جب حاجی اپنے وطن آنے کے لیے مکہ مکرمہ سے نکلنا چاہیں تو ان پر بیت اللہ کا طواف وداع (الوداعی طواف) واجب ہے تاکہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو۔ یہ طواف اپنے ملک آنے سے تھوڑی دیر پہلے کسی وقت بھی کر سکتے ہیں طواف وداع بغیر احرام کے،بغیر رمل کے،بغیر صفا مروہ کی سعی کے،عام کپڑوں میں ہوتا ہے۔

مخصوص ایام والی عورتیں طوافِ وِداع سے مستثنیٰ ہیں بشرطیکہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہوں۔ (صحیح بخاری،حدیث 810)

عمرہ میں طواف وداع واجب نہیں۔

حاجی طواف وداع میں یہ دعا بھی کرے کہ اللہ تعالیٰ پھر مجھے یہاں لائے اور بار بار بیت اللہ شریف کی زیارت نصیب فرمائے۔ (آمین)

اگر آپ مندرجہ بالا مناسک ادا کر چکے ہیں تو الحمدللہ آپ کا حج مکمل ہو چکا ہے۔ آپ کو مبارک ہو!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب کوئی شخص اپنا حج مکمل کر لے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ اس کا اجر زیادہ ہے۔ (سنن دار قطنی، جلد سوم، حدیث 1196)

سفر (حج) سے واپسی کی دعا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، آئِبُوْنَ ، تَآئِبُوْنَ ، عٰبِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ، وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، صرف اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے لشکروں کو شکست دی۔ (حصن المسلم ص 134)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ واپس آتے تو اونٹ یا گائے ذبح کرتے۔ (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث 355)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو گھر کے بچوں سے ملتے۔ سفر سے آنے والوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معانقہ کرتے تھے اور اپنے اہل وعیال کو بوسہ دیتے تھے۔ شعبی کا قول ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جب سفر سے واپس آتے تو معانقہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔ (زاد المعاد ص 157)

دیارِ حبیب ﷺ میں

حجاج کرام و معتمرین کے لیے یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ان کو سفر حج و عمرہ میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف کی زیارت اور آقا ﷺ کے روضہ پاک (قبر نبوی ﷺ شریف) پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

مدینہ بھی حرم ہے:

یاد رکھیے مدینہ منورہ کے حرم کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ مکرمہ کے حرم کا ہے۔ اس باب میں بہت ساری احادیث بیان ہوئی ہیں جن کا احاطہ ان صفحات میں ممکن نہیں ہے۔

احادیث مبارکہ کی رو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور حضور ﷺ نے مدینہ کو حرم ٹھہرایا۔ جو کوئی اس میں گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ مدینہ میں آپ ﷺ نے دوگنی برکت کی دعا فرمائی ہے۔ یہاں طاعون اور دجّال داخل نہیں ہو سکتے۔ قرب قیامت ایمان مدینہ منورہ میں سمٹ کر اس طرح آجائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو مدینہ کی بھوک پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔

آپ (ﷺ) فرماتے ہیں کہ جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے اور اسی حال میں اس کی موت آجائے تو میں اس کی سفارش کروں گا یا فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا جبکہ وہ مسلمان ہو۔ (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث 846)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کی نہ گھاس کاٹی جائے اور نہ وہاں جانور شکار کے لیے دوڑایا جائے اور نہ وہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی

جائے سوائے اس شخص کے جو اس کا اعلان کرے اور نہ وہاں قتال کے لیے ہتھیار اٹھانا درست ہے اور نہ وہاں کا درخت کاٹنا درست ہے مگر یہ کہ کوئی شخص اپنے اونٹ کے چارے کے لیے کاٹے۔ (سنن ابو داؤد، جلد دوم، حدیث 270)

قبل از اسلام مدینہ منورہ کا نام یثرب تھا۔ اب مدینہ منورہ کو اس نام سے پکارنا یا لکھنا جائز نہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اقدس سے ظاہر ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ آئندہ اس شہر کو یثرب نہ کہا جائے کیونکہ اول تو یہ زمانہ اسلام سے قبل کا نام تھا جس سے عہد جاہلیت کی بو آتی تھی، دوسرے یہ کہ معنوی طور پر بھی یہ نام بالکل نامناسب تھا اس لیے کہ یثرب کے معنی ہیں " ہلاک وفساد" نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یثرب ایک بت یا ایک بہت بڑے ظالم شخص کا نام تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ایک روایت نقل کی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یثرب کہے تو اسے چاہیے کہ وہ دس مرتبہ مدینہ کہے تاکہ اس مقدس شہر کا ممنوع نام لینے کا تدارک اور اس کی تلافی ہو جائے، نیز ایک روایت یہ بھی ہے کہ" جو شخص یثرب کہے وہ استغفار کرے۔ (مشکوۃ، جلد دوم، حدیث 1287)

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ تشریف آوری کے بعد مسجد قبا کے بعد مسجد نبوی شریف کی بنیاد رکھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسجد (مسجد نبوی) کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی تھی مجاہد کہتے ہیں کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑیوں کے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت میں) اس میں اضافہ کیا مگر اس کو اسی طریقہ پر بنایا جس طریقہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زمانہ میں بنی ہوئی تھی یعنی کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ اس کے ستون لکڑی

کے بنائے البتہ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنے دورِ خلافت میں اس کو بدل ڈالا اور اس میں غیر معمولی اضافہ کیا یعنی اس کی دیواریں چونے اور منقش پتھروں سے بنوائیں اور اس کے ستونوں میں نقش ونگار والے پتھر لگوائے .... (سنن ابو داؤد، جلد اول، حدیث 448)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا سوائے خانہ کعبہ کے دیگر تمام مساجد کی ہزار نماز سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 1136)

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخلہ:

باوضو ہو کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِ اللهِ ، اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِيَ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ۔ (حصن مسلم، ص22)

"اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام ہو۔ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

نہایت ادب واحترام کے ساتھ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں اور معمولاتِ زندگی پر عمل کریں۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دنیا کی باتیں نہ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں کچھ اعرابی جو باہر سے آئے تھے باتیں کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو بلایا اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہنے لگے ہم فلاں علاقے کے رہنے والے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا اس لیے کہ تم نے مسجد کا احترام نہیں کیا۔

مدینہ منورہ میں ہر نماز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریف میں ادا کریں اور کثرت سے درود و سلام اور نفلی نمازوں کا اہتمام کریں۔

ریاض الجنۃ:

مسجد نبوی شریف میں باب السلام سے داخل ہوں تو آگے کچھ فاصلے پر بائیں جانب

منبر رسول ﷺ اور ریاض الجنۃ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حجرے (گھر) اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (صحیح بخاری) یہاں نماز پڑھنا، تلاوت کرنا، ذکر و اذکار کرنا، دعائیں مانگنا اور توبہ و استغفار کرنا بہت اجر و ثواب کا باعث ہے۔

ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کرنے کے لیے خواتین کے الگ اوقات متعین ہیں۔

ریاض الجنہ میں بیٹھ کر یا آس پاس سے چھت کی طرف دیکھیں تو کچھ ستونوں کے بالائی حصوں پر ان ستونوں کے نام لکھے ہوئے ہیں جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔ یاد رہے موجودہ مسجد نبوی ﷺ کے ستون اسی جگہ پر ہیں جہاں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے۔

1) **هذه اسطوانة الوفود:** جیسا کہ نام سے ظاہر ہے رسول اللہ ﷺ اس ستون کے قریب باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات کیا کرتے تھے۔

2) **هذه اسطوانة السرير:** جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کے درمیان اپنی چٹائی بچھاتے تھے۔

3) **هذه اسطوانة ابی لبابه:** ابی لبابہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلطی کے احساس کی وجہ سے خود کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا۔

4) **هذه اسطوانة عائشه** رضی اللہ عنہا: رسول اللہ ﷺ نے تیرہ چودہ دن اس ستون کو سُترہ بنا کر اِمامت فرمائی۔

5) **هذه اسطوانة المخلقة:** رسول اللہ ﷺ کھجور کے ایک خشک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے اجازت لے کر لکڑی کا منبر بنا دیا۔ جب آپ ﷺ منبر پر خطبہ دینے لگے تو کھجور کا

تناز ارو قطار رونے لگا۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے اُترے اور اس تنے کو گلے لگایا۔

نبی ﷺ پر صلاۃ وسلام کے آداب:

ریاض الجنة کے ساتھ ہی روضہ شریف ہے۔ جہاں سرکار دو عالم ﷺ اپنے دو سالاروں سمیت استراحت فرما ہیں۔ سنہری جالیوں پر واقع بڑے سوراخوں کے اوپر بالترتیب سبز رنگ کی تین پلیٹیں لگائی گئی ہیں جن پر خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ، خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وہ لوگ جو پست رکھتے ہیں اپنی آواز رسول اللہ ﷺ کے حضور یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو جانچ لیا ہے اللہ نے تقوی کیلئے اُن کے لیے ہے مغفرت اور اجر عظیم۔ (سورۃ الحجرات 3:49) یاد رہے قرآن کریم میں آپ ﷺ کی عزت وتکریم اور ادب کے بارے میں جو احکام آپ ﷺ پر نازل فرمائے گئے وہ ہمیشہ کے لیے ہیں اور ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ مقدور بھر ان کا دھیان رکھے اور ان پر عمل کرے۔

آپ ان احکامات پر عمل کرتے ہوئے ہلکی اور دبی آواز میں نبی رحمت ﷺ (فداک امیّ و ابی) پر اس طرح سلام کہیں: **السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ!**

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہِ و برکاتہ۔

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم پر بھی سلام کہیں۔

السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا ابابکر رضی اللہ عنہ،

السلام علیک یا عمر رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی ﷺ میں دعاؤں کا خوب اہتمام کریں اور اپنی زندگی کو نبی ﷺ کے

اُسوۂ حسنہ کے مطابق بنانے کا عزم اور عہد کریں۔

مسجد نبوی ﷺ سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللهِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ ، اَللّٰھُمَّ اعۡصِمۡنِیۡ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ (حصن المسلم ص 23)

”اللہ کے نام کے ساتھ اور صلوٰۃ وسلام ہو رسول اللہ ﷺ پر۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ مجھے شیطان مردود سے بچا۔“

روضہ شریف (قبر نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پڑوس میں ہی بائیں جانب جنت البقیع (بقیع غرقد) ہے۔ جہاں اہل بیت اطہار اور دس ہزار جاں نثارانِ رسول محو خواب ہیں جن کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ آیت 137 میں مسلمانوں کے لیے معیار اور کسوٹی قرار دیا ہے۔ جنت البقیع اور شہداء کی قبروں اور میدان اُحد میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت بھی مسنون ہے۔

مدینہ منورہ کی دیگر تاریخی مساجد:

1۔ مسجد قباء:

مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو سب سے پہلے جس مسجد کی بنیاد رکھی وہ مسجد قبا تھی۔ حرم سے اس کا فاصلہ تقریباً 3 کلومیٹر ہے۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مکان سے باہر آئے پھر مسجد قبا میں آئے اور وہاں پر نماز ادا کرے تو اس شخص کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (سنن نسائی، جلد اول، حدیث 703)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا کبھی سواری پر اور کبھی پیدل چل کر بھی تشریف لے جاتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے

ابوبکر نے اپنی روایت میں کہا کہ ابن نمیر کہتے ہیں کہ آپ (ﷺ) مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم، جلد دوم، حدیث 897)

2- مسجد اجابہ:

رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور امت کے لیے دعائیں فرمائیں۔ ’’اسے اس لیے مسجد اجابہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنے رسول ﷺ کی دعا قبول فرمائی تھی۔‘‘ (رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، ص255)

3- مسجد جمعہ:

مسجد قباء قیام فرما کر مدینہ منورہ تشریف لاتے وقت آپ ﷺ نے ایک مقام پر نمازِ جمعہ پڑھائی تھی۔ جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ مسجد بنا دی۔ ’’اسے مسجد الوادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد وادی ذی صلب میں اس مقام پر ہے جسے قبیب کہتے ہیں۔‘‘ (رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، ص252)

4- مسجد قِبلَتَین:

اس مسجد کو دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔ اس میں بیت المقدس اور بیت اللہ دونوں کی طرف قبلہ کا رخ بنا ہوا ہے۔

5- مسجد میقات: (مسجد شجرہ)

یہ مسجد ذوالحلیفہ میں ہے جو مدینہ والوں کی حج وعمرہ کے لیے میقات ہے۔ مسجد میقات میں اِحرام باندھنے کے بہت وسیع اور قابل تعریف انتظامات کیے گئے ہیں۔

6- مسجد فسح:

اُحد پہاڑ سے متصل غار کے نیچے ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ اس مسجد کی جگہ آپ ﷺ نے

جنگ اُحد کے دن لڑائی کے بعد ظہر کی نماز پڑھی ۔ابن ہشام کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے یہ نماز زخموں کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھی اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی بیٹھ کر اقتدا کی ۔اس کا اس لیے یہ نام پڑا کہ اس میں سورۃ مجادلہ کی آیت الفسح (۱۱) نازل ہوئی ۔ (رہنمائے حج وعمرہ وزیارت ص 247)

7- مسجد مصلّٰی :

یہ مسجد اس میدان میں ہے جسے آپ ﷺ نے نمازِ عید کے لیے منتخب فرمایا تھا اور نمازِ استسقاء (بارش کے لیے نماز) بھی اسی میدان میں پڑھی تھی ۔آج کل اسے "مسجد غمامہ" کہا جاتا ہے ۔(یہ مسجد حرم نبویؐ کے قریب ہی دائیں جانب واقع ہے) ۔

(تاریخ مدینہ منورہ ص:112)

محترم حجاج کرام!

حرم نبوی ﷺ سے واپسی پر رب کریم سے یہ دعا ضرور مانگیں کہ اے اللہ دیار حبیب ﷺ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو بلکہ حرمین شریفین میں بار بار آنے کی توفیق عطا فرما۔اور ساتھ ہی ساتھ اپنے اس بھائی کو بھی اپنی قیمتی دعاؤں میں یاد رکھیں اور میری طرف سے بھی نہایت ادب و احترام کے ساتھ آپ ﷺ کو درود وسلام پیش کریں ۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرما کر ہم سب کی مغفرت فرما دیں......وہ بڑے غفور الرحیم ہیں ۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

منتخب دعائیں

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: (اے میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔ (البقرہ 186:2)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو بھی حج کے لیے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نکلا اللہ نے اس کے پہلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے اور جس کے لیے اس نے دعا کی اس کی شفارش منظور کر لی۔ (رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، ص85)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ دعائیں رد نہیں ہوتیں: حاجی کی دعا، غازی کی دعا جب تک نہ لوٹے، مظلوم کی دعا جب تک اس کی نصرت نہ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت وعافیت نہ ہو جائے، بھائی کی بھائی کے لیے دعا اس کی غیر موجودگی میں اور ان میں سب سے زیادہ جلد قبول ہونے والی دعا بھائی کی بھائی کے لیے غیر موجودگی میں دعا ہے۔ (رہنمائے حج وعمرہ وزیارت، ص85)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا تین دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں کچھ شک نہیں۔ (1) مظلوم کی دعا (2) مسافر کی دعا اور (3) والد کی دعا اولاد کے حق میں۔

(سنن ابن ماجہ، جلد سوم، حدیث نمبر 742، سنن ابو داؤد، جلد اول، حدیث 1532)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اللہ سے مغفرت مانگنے اور اس کی رحمت کا سوال کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو

تو اللہ کی اس طرح حمد و ثناء بیان کرو جیسا کہ اس کا حق ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس سے دعا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ کی تعریف بیان کی پھر نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی دعا کرو قبول کی جائے گی۔ (ترمذی، جلد دوم، حدیث 1431)

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔

اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی۔ (حصن المسلم ص 20)

گھر والوں کی مسافر (حاجی) کے لیے دعا:

اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ

میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا خاتمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(حصن المسلم ص 131)

مسافر (حاجی) کی گھر والوں کے لیے دعا:

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللہَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَ دَآئِعُہٗ۔ (حصن المسلم ص 131)

میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی اشیاء ضائع نہیں ہوتیں۔

آغاز سفر کی دعائیں:

1۔ **اَللہُ اَکْبَرُ، اَللہُ اَکْبَرُ، اَللہُ اَکْبَرُ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ، وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ**

الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ
وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ (صحیح مسلم، جلد دوم: حدیث 782)

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے مسخر کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوی کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور اس کی دوری ہم سے سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی اور گھر والوں میں نائب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور مال اور اہل میں غم کے منظر سے اور ناکام لوٹنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

2۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (ھود 11:41)

اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا۔ بلاشبہ میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

وضو کرنے کے بعد کی دعا

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(حصن المسلم ص 19)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔

نماز کے بعد کی دعائیں:

1۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (ایک مرتبہ) — اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (تین مرتبہ)

اللہ سب سے بڑا ہے — مغفرت طلب کرتا ہوں میں اللہ سے

2۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ (33 مرتبہ) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ (33 مرتبہ) اَللّٰہُ اَکۡبَرُ (33 یا 34 مرتبہ)

پاک ہے اللہ (ہر خامی سے) ہر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اللہ سب سے بڑا ہے

ایک مرتبہ یہ دُعا:

3۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد وثنا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

4۔ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ۔ (حصن المسلم ص 51)

الٰہی آپ سلامتی والے ہیں اور آپ سے سلامتی حاصل ہوتی ہے آپ بابرکت ہیں اے بزرگی اور عزت والے۔

آیۃُ الکرسی: اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَمَا خَلۡفَھُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَا یَئُوۡدُہٗ حِفۡظُھُمَا وَھُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ (حصن المسلم ص 54)

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرسکے، وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر وہ جتنا چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین اور آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

درودشریف:

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی نبی ﷺ پر درود بھیجو اور اچھی طرح سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔“ (الاحزاب 56:33)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

(حصن المسلم، ص 42)

اے اللہ تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیج ،جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔اے اللہ تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح اور مغرب کی نمازوں کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرماتا ہے تیس دنیا میں اور ستّر آخرت میں۔اس درود شریف کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعائیں ص 45)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ یہ بتائیے کہ اگر میں اپنی ساری دعائیں آپ پر درود پڑھنے کے لیے وقف کردوں تو کیا حکم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس صورت میں اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا و آخرت کے ہر کام میں تمہاری کفالت اپنے ذمے لے لے گا۔ (مسند احمد، جلد نہم، حدیث 1364)

ہر نماز کے بعد پڑھنے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ، وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (حسن المسلم ص 67)

اے اللہ، میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کرتا رہوں، تیرا شکر ادا کرتا رہوں اور بہترین طریقے سے تیری عبادت کروں۔

استغفار اور توبہ:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (حسن المسلم ص 150)

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے اور میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

قنوت وتر کی دعائیں:

1۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، [وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ] تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔

(حسن المسلم ص 84)

اے اللہ! ان لوگوں کے ساتھ مجھ کو ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت بخشی، مجھے ان لوگوں کے ساتھ مصیبتوں اور آفتوں سے بچا جنہیں تو نے بچایا ہے، ان لوگوں کے ساتھ مجھ سے محبت کر جن سے تو نے محبت کی اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو مقدر ہوں بیشک تو حاکم ہے محکوم نہیں اور جس سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہیں ہوسکتا اور جس سے تجھ کو عداوت ہو وہ عزت نہیں پاسکتا، اے اللہ تیری ذات بزرگ و برتر ہے۔

2۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ (قرآنی اور مسنون دعائیں ص 148)

اے اللہ! تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں تجھ ہی سے ہدایت کے طالب ہیں، تجھ ہی سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں ہم تیرے ہی سامنے توبہ کرتے ہیں، تیرے ہی اوپر ایمان لاتے ہیں تیری ہی اچھی تعریفیں بیان کرتے ہیں، ہم تیرا ہی شکر ادا کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور جو آدمی تیری ناشکری نافرمانی کرے ہم اس کو چھوڑتے ہیں۔اے پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیری ہی نماز پڑھتے ہیں تجھ ہی کو سجدہ کرتے ہیں، تیری ہی طرف دوڑتے آتے ہیں، تیری ہی عبادت میں جلد مستغرق ہو جاتے ہیں، تیری رحمت کے امیدوار ہیں ہم تیرے ہی عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں پر نازل ہونے والا ہے۔

بیماری سے شفا کیلئے:

1۔ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ (مشکوٰۃ ص 326)

اے لوگوں کے پروردگار تو ہماری بیماری کو کھو دے اور شفا عطا فرما (کیونکہ) تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ شفا نہیں ہے، ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے!۔

2۔ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (الانبیاء 83:21)

میرے پروردگار مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تجھ سے بڑھ کر رحم کرنے والا کوئی نہیں۔

ماں باپ کیلئے رحمت کی دعا:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا (بنی اسرائیل 24:17)

اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔

اہل خانہ کے فرمانبردار ہونے کی دعا:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (فرقان 74:25)

اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا

کھانا شروع کرنے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اگر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے تو یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ ۔ (ترمذی) اللہ کے نام سے ابتداء بھی اور انتہا بھی۔

کھانے کے بعد کی دعا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس وقت کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔ (سنن ابن ماجہ، جلد سوم، حدیث 164)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

نیا کپڑا پہنتے وقت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَآ اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ۔

(مشکوٰۃ، جلد چہارم، حدیث 303)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے وہ کپڑا پہننے کو دیا جس کے ذریعہ میں اپنا ستر بھی چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں لوگوں کے سامنے اپنی آرائش بھی کرتا ہوں۔

صبح وشام کی دعا:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ بَدَنِیۡ ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ سَمۡعِیۡ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ بَصَرِیۡ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ۔ (مشکوۃ، جلد دوم، حدیث 2413)

یاالٰہی ! مجھے عافیت دے۔ میرے بدن میں، یاالٰہی ! مجھے عافیت دے میری شنوائی میں، یا الٰہی ! مجھے عافیت دے میری بینائی میں، کوئی معبود نہیں مگر تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ ہر روز صبح و شام تین مرتبہ یہ پڑھے تو اسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی:

بِسۡمِ اللهِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔ (مشکوۃ، جلد دوم، حدیث 2391)

میں اُس اللہ کے نام کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

صراط مستقیم پر استقامت:

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَیۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَةً اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ (آل عمران 8:3)

اے ہمارے رب ! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کردے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

مومنوں کی دعا:

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (حشر 59:10)

اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے اور ایمانداروں کی طرف ہمارے دل میں کہیں (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت ومہربانی کرنے والا ہے۔

دین پر ثابت قدمی:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ (مسند احمد، جلد نہم، حدیث 6571)

اے دلوں کو پھیرنے والے اللہ میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطاء فرما

یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں:

1۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔ (سنن کبریٰ للبیہقی، جلد ہشتم، حدیث 979)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقیری سے اور قلت اور ذلت سے اور میں اس کی بھی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ

(مشکوٰۃ، جلد دوم، حدیث 2470)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بُری بیماریوں سے۔

3۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ یَوۡمِ السُّوۡٓءِ وَمِنۡ لَیۡلَةِ السُّوۡٓءِ وَمِنۡ سَاعَةِ السُّوۡٓءِ وَمِنۡ صَاحِبِ السُّوۡٓءِ وَمِنۡ جَارِ السُّوۡٓءِ فِیۡ دَارِ الۡمُقَامَةِ (کنز العمال، جلد اول، حدیث 3643)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن سے، بُری رات سے، بُری گھڑی سے، بُرے ساتھی سے، بُرے پڑوسی سے رہنے کے گھر میں۔

برے اخلاق سے بچنے کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرۡ قَلۡبِیۡ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیۡ مِنَ الرِّیَآءِ وَلِسَانِیۡ مِنَ الۡکَذِبِ وَعَیۡنِیۡ مِنَ الۡخِیَانَةِ فَاِنَّکَ تَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرِ۔ (مشکوٰۃ، جلد دوم، حدیث 2501)

یاالٰہی میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اس چیز کو جس کو دل چھپاتے ہیں۔

غصے سے نجات کی دعا:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ۔ (حصن المسلم ص 119)

اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

غم اور دکھ دور کرنے کی دعا: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب بندے کو غم اور دکھ پہنچے تو یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ عَبۡدُکَ وَابۡنُ عَبۡدِکَ وَابۡنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیۡ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکۡمُکَ عَدۡلٌ فِیَّ قَضَآؤُکَ اَسۡئَلُکَ بِکُلِّ اسۡمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیۡتَ بِهٖ نَفۡسَکَ اَوۡ اَنۡزَلۡتَهٗ فِیۡ کِتَابِکَ اَوۡعَلَّمۡتَهٗٓ اَحَدًا مِّنۡ خَلۡقِکَ اَوِ اسۡتَاۡثَرۡتَ بِهٖ فِیۡ عِلۡمِ الۡغَیۡبِ عِنۡدَکَ اَنۡ تَجۡعَلَ الۡقُرۡاٰنَ رَبِیۡعَ قَلۡبِیۡ وَنُوۡرَ صَدۡرِیۡ وَجَلَآءِ حُزۡنِیۡ وَذِھَابَ ھَمِّیۡ وَغَمِّیۡ۔

(مشکوٰۃ، جلد دوم، حدیث 983، زاد المعاد ص 359)

یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، اور تیرے بندے اور باندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، میری ذات پر تیرا ہی حکم چلتا ہے، میری ذات کے متعلق تیرا فیصلہ سراپا عدل و انصاف ہے، میں تجھے تیرے ہر اُس نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جو تو نے اپنے لیے خود تجویز کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا، یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنے پاس علمِ غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا، کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور، غموں کیلئے باعث کشادگی اور پریشانیوں کیلئے دوری کا ذریعہ بنادے۔

بے چینی کے موقع پر:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (زادلمعاد،ص358)

عظمت والے اور بردباری والے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں عرش عظیم کے پروردگار کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں آسمانوں کے رب زمین کے رب اور عزت والے عرش کے رب اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

پریشان و مصیبت زدہ آدمی کی دعا:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْٓ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (زادلمعاد،ص359)

اے اللہ! میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں پس مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر (کیونکہ وہ میرا بڑا دشمن ہے اور عاجز ہے وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ حاجت روائی کر سکے) اور میرے سارے کاموں کو درست کر دے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

ادائیگی قرض وغم دور کرنے کی دعائیں۔صبح وشام پڑھا کریں:

1۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ، وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ، وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡجُبۡنِ وَالۡبُخۡلِ، وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ غَلَبَۃِ الدَّیۡنَ وَ قَھۡرِ الرِّجَالِ۔

(مشکوۃ، جلد دوم، حدیث 2448، زاد المعاد ص 360)

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر سے، غم سے، عاجز ہونے سے، سستی سے، نامردی سے، بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں (یعنی ظالموں) کے غلبہ سے۔

2۔ اَللّٰھُمَّ اکۡفِنِیۡ بِحَلَالِکَ عَنۡ حَرَامِکَ وَ اَغۡنِنِیۡ بِفَضۡلِکَ عَمَّنۡ سِوَاکَ۔

(ترمذی، جلد دوم، حدیث 1519)

اے اللہ مجھے حلال مال دے کر حرام سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دے۔

مصائب سے بچنے کیلئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ جَھۡدِ الۡبَلَآءِ وَ دَرۡکِ الشَّقَآءِ وَسُوۡٓءِ الۡقَضَآءِ وَ شَمَاتَۃِ الۡاَعۡدَآءِ۔

(مشکوۃ، جلد دوم، حدیث 2457)

میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ اللہ کے بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے پہنچنے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

عافیت کیلئے:

نبی اکرم ﷺ کی ایک دعا یہ تھی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ زَوَالِ نِعۡمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآئَۃِ نِقۡمَتِکَ وَجَمِیۡعِ سَخَطِکَ ۔ (مشکوٰۃ، جلد دوم، حدیث 2461)

یاالٰہی ! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت کے بدلنے سے اور تیرے اچانک آجانے والے عذاب سے اور تیرے تمام غصے سے۔

اسمِ اعظم:

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ (مشکوٰۃ، جلد دوم، حدیث 2292)

کوئی معبود نہیں، مگر تو، تو پاک ہے، تحقیق میں ظالموں میں سے تھا۔

گھبراہٹ و بے خوابی کا علاج مخلوق کے شر سے حفاظت:

اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّآمَّاتِ مِنۡ غَضَبِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنۡ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیۡنِ وَاَعُوۡذُبِکَ رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنَ ۔ (زادالمعاد، ص363)

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلمات سے اس کے غصے سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور شیطانوں کے میرے پاس آنے سے۔

بے قراری کے وقت کی دعا:

1- یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِکَ اَسۡتَغِیۡثُ (مشکوٰۃ، جلد دوم، حدیث 2454)

اے زندہ قائم رکھنے والے! تیری رحمت کے ساتھ فریاد رسی چاہتا ہوں

2- اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ ۔ (نمل 62:27)

بھلا وہ کون ہے جو سنتا ہے بے کس کی پکار کو جب کہ وہ اُسے پکارے، اور کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے

دعائے حاجت: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی انسان کی طرف کوئی کام ہو تو وہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر دو رکعت نماز ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دُعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (مشکوٰۃ، جلد اوّل، حدیث 1300)

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ چشم پوشی اور بخشش کرنے والے کے، پاک ہے اللہ جو مالک ہے عرش عظیم کا اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے، اے اللہ میں تجھ سے ان چیزوں کو مانگتا ہوں جن پر رحمت ہوتی ہے اور جو تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور مانگتا ہوں اپنا حصہ ہر نیکی سے اور بچنا چاہتا ہوں ہر گناہ سے، اے اللہ! میرے کسی گناہ کو بے بخشے ہوئے اور کسی غم کو بے دور کئے ہوئے اور کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسند ہو، بے پورا کئے ہوئے نہ چھوڑ، اے بہت رحم کرنے والے رحم کرنے والوں سے۔

جنازہ کی دعائیں:

1۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ ، وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ ، وَ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ۔ (مشکوٰۃ، جلد دوم، حدیث 141)

(اے اللہ اس کے گناہ بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس کی (لغزشوں) سے درگزر فرما (جنت میں) اس کی اچھی مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرما، اس کو پانی سے برف سے اور اولے سے پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اسے

(دنیا کے) اس گھر سے (آخرت کا) بہتر گھر عطا فرما اس کے خادموں سے بہتر خادم عطا فرما اور اس بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما، اسے (بغیر عذاب کے ابتداء ہی میں) جنت میں داخل کرا اور اسے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

2۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا ط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَآ اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ۔ (قرآنی اور مسنون دعائیں ص158)

اے اللہ! بخش دیجئے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو حاضر کو اور غائب کو چھوٹے کو اور بڑے کو مرد کو اور عورت کو، یا اللہ آپ ہم میں سے جس کو زندہ رکھیں تو اسلام پر زندہ رکھنا، اور موت دیں تو ایمان پر موت دینا، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

نیا چاند دیکھنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ (سنن دارمی: جلد اول: حدیث 1626)

اے اللہ اس چاند کو ہمارے لیے امن ایمان سلامتی اور اسلام کا باعث بنا اور اس چیز کی توفیق کا جسے ہمارا پروردگار پسند کرتا ہے اور جس سے راضی ہے (اے چاند) ہمارا اور تمہارا پروردگار اللہ ہے۔

دُعائے استخارہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے تمام کاموں کے لیے دعائے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے۔ جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کی تعلیم کا بہت اہتمام رکھتے تھے) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے

کہ" جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت (نفل) پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ۔ (مشکوۃ: جلد اول: حدیث 1296)

اے اللہ! میں تیرے علم کے وسیلے سے تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطے سے (نیک عمل کرنے کی) تجھ سے قدرت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں کیونکہ تو ہی (ہر چیز پر) قادر ہے میں (تیری مرضی کے بغیر کسی چیز پر) قادر نہیں ہوں، تو (سب چیزوں کو) جانتا ہے میں کچھ نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یعنی مقصد) میرے لیے میرے دین میں، میری دنیا میں، میری زندگی اور میری آخرت میں، یا فرمایا اس جہان (یعنی دنیا) میں اس جہان (آخرت) میں بہتر ہے تو اسے میرے لیے مہیا فرمادے اور اسے میرے لیے آسان فرمادے، پھر اس میں میرے واسطے برکت دے اور اگر تو اس امر (یعنی میرے مقصد اور میری مراد) کو میرے دین، میری زندگی اور میری آخرت میں، یا فرمایا اور اس جہان اور اس جہان میں برا جانتا ہے تو مجھے اس سے اور اسے مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے جہاں بھلائی ہو وہ مہیا فرما پھر اس کے ساتھ مجھے راضی کر۔

(لفظ ھٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اپنی حاجت کا نام لینا چاہیے۔)

روزمرہ استعمال ہونے والے چند عربی الفاظ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نِصفٌ	آدھا	اَلسَّاعَة	گھنٹہ	عِطرٌ	خوشبو
وَاحِدٌ	ایک	دَقِیقَةٌ	منٹ	اُمٌّ	ماں
اِثْنَان	دو	حَرٌّ	گرمی	اَبٌ	باپ
ثَلٰثَةٌ	تین	بَرْدٌ	سردی	اُخْتٌ	بہن
اَرْبَعَةٌ	چار	طَعَام	کھانا	اَخٌ	بھائی
خَمْسَةٌ	پانچ	خُبز	روٹی	زَوْجٌ	خاوند
سِتَّةٌ	چھ	اَلْمَآءُ	پانی	زَوْجَةٌ	بیوی
سَبْعَةٌ	سات	لَحمٌ	گوشت	سَجَّادَةٌ	جائے نماز
ثَمَانِیَةٌ	آٹھ	بِقُمِسَاطٌ	بسکٹ	سَاعَةٌ	گھڑی
تِسعَةٌ	نو	حَلِیبٌ	دُودھ	ذَهَبٌ	سونا
عَشَرَةٌ	دس	لَبَنٌ	لسی، دہی	فِضَّةٌ	چاندی
عِشْرُوْنَ	بیس	شَایٌ	چائے	قِطَارٌ	ریل گاڑی
ثَلٰثُوْنَ	تیس	قَهْوَةٌ	قہوہ	اُجْرَةٌ	کرایہ
اَرْبَعُوْنَ	چالیس	مِلْحٌ	نمک	شرطه	پولیس کا سپاہی
خَمْسُوْنَ	پچاس	فِلفِلٌ	مرچ	عَسْکَرِیٌ	فوج کا سپاہی

سِتُّوْنَ	ساٹھ	اُرُزٌ	چاول	رَجُلٌ	آدمی
سَبْعُوْنَ	ستر	تُفَّاحٌ	سیب	النِسَاءُ/ اِمْرَأَةٌ	عورت
ثَمَانُوْنَ	اسّی	وَجعُ الرّاس	سردرد	سُوْقٌ	بازار/ مارکیٹ
تِسعُوْنَ	نوے	حُمّٰی	بخار	اَلطَّرِيْقُ	راستہ
مِائَةٌ	سو	نَعْلٌ	جوتا	اَلْاٰنَ	ابھی
اَنَا	میں	ثَوْبٌ	کپڑا	اَنْتَ	تُو
دَجَّاجَةٌ	مرغی	كَمْ	کتنا	بِطَاقَة	کارڈ
ثَمَنٌ	قیمت	بقاله	جنرل سٹور/ بیکری	مکوجی	لانڈری/ ڈرائی کلینر

ضمیمہ

(ادویات وضروری سامان)

- جو حجاج یا معتمرین شوگر یا بلڈ پریشر وغیرہ کے مریض ہیں وہ ڈاکٹر سے تصدیق شدہ نسخہ اور ادویات ساتھ لے کر جائیں۔ مستقل عینک استعمال کرنے والے ڈوری والی عینک لگائیں اور دو عینکیں ساتھ رکھیں۔ اس کے علاوہ ملٹی وٹامن، اینٹی بائیوٹک، نزلہ، زکام، پیٹ درد، جسم درد، موشن، گلا اور بخار وغیرہ کی ادویات بھی ساتھ لے کر جائیں، کسی بیماری کی صورت میں ڈسپنسری یا ہسپتال بھی جاسکتے ہیں اور وہاں سے علاج حاصل کر سکتے ہیں۔
- حجاج کرام کو عام طور پر کم وبیش درج ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے:

(1) ایک مناسب سائز کا سوٹ کیس یا بیگ، (2) درمیانہ سائز کا ہینڈ بیگ، (3) مردوں کے لیے دو عدد احرام (تولیہ کا احرام ہر موسم میں بہتر رہتا ہے)، (4) عورتوں کے لیے عبایا، (5) کاغذ، قلم اور مارکر، (6) صفائی کے لیے کپڑا اور رومال وغیرہ، (7) کنگھی، (8) تولیہ، (9) پانی یا چائے پینے کے لیے بڑا کپ، (10) جوتے رکھنے کے لیے کپڑے کا چھوٹا تھیلا۔ (11) موسم کے مطابق تین، چار عدد کپڑوں کے جوڑے، (12) طواف کے چکر گننے کے لیے سات دانوں والی تسبیح، (13) چٹائی، (14) ایک چادر اور سردی کا موسم ہو تو سویٹر وغیرہ، (15) پیسے اور پاسپورٹ وغیرہ رکھنے کے لیے ایک عدد بیلٹ (پیٹی)، (16) احرام میں پہننے کے لیے جوتے، (17) پانی کی بوتل، (18) ناخن تراش، (19) ایک چھوٹی قینچی، (20) جائے نماز (21) ماسک، (22) تولیے کی جرابیں، (23) بند جوتے۔

مصادر و مراجع

1۔ تیسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح بخاری، تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور۔

2۔ صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی، مترجم تبلیغی کتب خانہ اُردو بازار، لاہور۔

3۔ جامع ترمذی محمد علی کارخانہ اسلامی کتب خانہ اُردو بازار، کراچی۔

4۔ سُنن نسائی شریف، اسلامی اکادمی اُردو بازار، لاہور۔

5۔ سُنن ابو داؤد، ترجمہ و فوائد علامہ وحید الزمان اسلامی اکادمی اُردو بازار، لاہور۔

6۔ مؤطا امام مالک، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی۔

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، مکتبہ محمدیہ، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔

8۔ تفسیر ابن کثیر، اُردو، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی۔

9۔ تفسیر احسن البیان، مکتبہ دار السلام، لاہور۔

10۔ زاد المعاد حافظ ابن قیم الجوزی ترجمہ مقتدیٰ حسن الازہری، ادبیات، ایبک روڈ لاہور۔

11۔ تاریخ مکہ مکرمہ، صفی الرحمٰن مبارکپوری، شعبہ تصنیف و تالیف، دارُ السلام، لاہور۔

12۔ تاریخ مدینہ منورہ، صفی الرحمٰن مبارکپوری، شعبہ تصنیف و تالیف، دارُ السلام، لاہور۔

13۔ حصن المسلم، شیخ سعید بن علی القحطانی، وزارت اسلامی امور و اوقاف و دعوت و ارشاد، مملکت سعودی عرب۔

14۔ رہنمائے حج و عمرہ و زیارت، اُردو ترجمہ، الدلیل المختار فی الحج والزیارۃ والاعتمار، کارپوریشن برائے معلمین، حجاج جنوب ایشیا، مکہ مکرمہ۔

15۔ ایزی قرآن و حدیث سوفٹ وئر، AQFS، برکت مارکیٹ 10 سوک سنٹر، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔

16۔ قرآنی اور مسنون دعائیں، قرآن آسان تحریک رجسٹرڈ، 50 لوئر مال، لاہور۔